

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا
 (سورہ مائدہ، آیت ۵۷)

کم علم خطباء و خطبین کی زبانوں پر

100 مشہور ضعیف احادیث

شیخ احسان محمد العتبی
 (رحمۃ اللہ علیہ)

ماہنامہ سیران ایف ایف ایف



فلاحی پبلیکیشنز





شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

خطبہ مستونہ

﴿إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ
أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يَضِلَّ فَلَا
هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ﴾

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا
وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ [آل عمران: ۱۰۲]

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ
مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا تَحِيًّا وَبَسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي
تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا﴾ [النساء: ۱۱]

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ
أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا
عَظِيمًا﴾ [الأحزاب: ۷۰-۷۱]

﴿أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ وَخَيْرُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ
وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحَدَّثَاتُهَا وَكُلُّ مُحَدَّثَةٍ بِذَعَةٍ وَكُلُّ بِذَعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ
ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ﴾

”یقیناً تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، ہم اس کی تعریف کرتے ہیں، اس کی
مدد مانگتے ہیں اور اسی سے بخشش مانگتے ہیں۔ ہم اپنے نفسوں کے شر اور اپنی
بد اعمالیوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے اسے
کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ اپنے در سے دھکار دے اس کے لیے کوئی
رہبر نہیں ہو سکتا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ معبود برحق صرف اللہ تعالیٰ ہے وہ

اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں موت نہ آئے مگر صرف اس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔“

”اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور پھر اس جان سے اس کی بیوی کو بنایا اور پھر ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پیدا کیں اور انہیں (زمین پر) پھیلا یا۔ اللہ سے ڈرتے رہو جس کے ذریعے (یعنی جس کے نام پر) تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور رشتوں (کو توڑنے) سے بچو۔ بے شک اللہ تمہاری نگرانی کر رہا ہے۔“

”اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور ایسی بات کہو جو حکم (سیدھی اور سچی) ہو، اللہ تمہارے اعمال کی اصلاح اور تمہارے گناہوں کو معاف فرمائے گا اور جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی تو اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔“

”حمد و صلاۃ کے بعد یقیناً تمام باتوں سے بہتر بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور تمام طریقوں سے بہتر طریقہ محمد ﷺ کا ہے اور تمام کاموں سے بدترین کام وہ ہیں جو (اللہ کے دین میں) اپنی طرف سے نکالے جائیں، دین میں ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی کا انجام جہنم کی آگ ہے۔“ (1)

(1) [صحیح : صحیح ابو داؤد (1860) کتاب النکاح : باب عطیۃ النکاح ، ابو داؤد

(2118) نسائی (104/3) حاکم (182/2) بیہقی (146/7) تمام المنة

(ص 334-335) لرواء الغلیل (608)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیش لفظ

اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو لوگوں تک دو طرح سے پہنچایا ہے؛ ایک قرآن کے ذریعے اور دوسرے حدیث کے ذریعے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس دین (یعنی قرآن و حدیث) کی حفاظت کا ذمہ خود لیا ہے جیسا کہ قرآن کریم میں یہ وضاحت موجود ہے۔ اس لیے جس طرح قرآن من و عن محفوظ ہے اسی طرح حدیث بھی اپنی اصل صورت میں محفوظ ہے۔ ان دونوں کو اپنی حقیقت سے آج تک نہ کوئی مٹا سکا ہے اور نہ ہی کوئی قیامت تک مٹا سکے گا۔

تاہم اس سے مجال انکار نہیں کہ مختلف ادوار میں مختلف بدطینت 'کذاب' زنادقہ اور اسلام دشمن عناصر نے دین میں تحریف اور رخنہ اندازی کے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لیے ایسی ایسی روایات گھڑیں کہ جن کا ہمدردی رسالت میں کہیں نام و نشان تک نہیں تھا۔ مگر چونکہ دین کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہے اس لیے اس نے ہر دور میں ایسے ثقیہ علماء و محدثین کو پیدا فرمایا جنہوں نے کمال محنت اور عرق ریزی سے احادیث کے مجموعے سے ضعیف اور من گھڑت روایات کو الگ کر کے رکھ دیا اور مستنبط نبوی کو صحیح احادیث کے شفاف آئینے میں دنیا کے سامنے پیش کر دیا۔

ان عظیم ہستیوں میں ایک نام دور حاضر کے محدث "علامہ ناصر الدین البانیؒ"

کا بھی ہے کہ جن کی علمی شخصیت اور کارہائے نمایاں کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ انہوں نے جہاں مختلف علمی کتب تصنیف کی ہیں وہاں شانہ روزِ محنت سے متعدد کتب حدیث کی صحیح اور ضعیف روایات کو بھی الگ الگ کر دیا ہے۔ اسی تحقیقی سلسلے میں ان کے ایک شاگرد رشید ”شیخ احسان بن محمد العتیبی رحمۃ اللہ علیہ“ کی ایک تازہ کاوش آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

انہوں نے اس کتاب میں اُن 100 مشہور ضعیف اور من گھڑت احادیث کو یکجا کرنے کی سعی کی ہے جنہیں ہمارے معاشرے کے جاہل خطباء اور واعظین اپنی تقریروں میں پر زور انداز میں بیان کرتے ہیں اور پھر عوام جس طرح سنتے ہیں اسی طرح ان پر عمل شروع کر دیتے ہیں جس سے بدعات کا ظہور ہوتا ہے حالانکہ ان کی حیثیت نجی کریم رحمۃ اللہ علیہ پر افتراء و کذب بیانی سے زیادہ کچھ نہیں ہوتی۔ یہ کتاب اس لحاظ سے نہایت مفید ہے کہ اس میں ذکر کردہ ضعیف احادیث کو ذہن نشین کرنا انتہائی آسان ہے کیونکہ مرتب رحمۃ اللہ علیہ نے احادیث جمع کرتے ہوئے بغرض اختصار بے جا تفصیل سے بچتے ہوئے صرف متن حدیث اور حوالہ ہی نقل فرمایا ہے۔

راقم الحروف کو اللہ تعالیٰ نے اس مختصر عربی کتاب کا اردو ترجمہ کرنے کی توفیق بخشی تو ترجمہ کے ساتھ ساتھ قارئین کے استفادے کے لیے ابتدائے کتاب میں مقدمہ کی صورت میں اُن ضروری معلومات کو بھی جمع کر دیا گیا ہے جو ضعیف اور من گھڑت احادیث سے متعلقہ تھیں۔ یہ مقدمہ ضعیف حدیث کی تعریف، ضعیف حدیث کی اقسام، احادیث گمزنے کے اسباب، ضعیف حدیث کو ذکر کرنے کا حکم، ضعیف حدیث کو بیان کرنے کا طریقہ، ضعیف حدیث پر عمل کا حکم، ضعیف حدیث کی بنیاد پر دورِ حاضر میں مروج بدعات، ضعیف و موضوع احادیث سے بچنے کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تنبیہ، ضعیف احادیث اور بدعات پر عمل سے ہم کیسے بچیں؟ وہ کتب جن میں ضعیف اور موضوع احادیث جمع کی گئی ہیں اور دیگر مفید معلومات پر مشتمل ہے۔ مقدمہ سے بھی پہلے

اُن ضروری اصطلاحات حدیث کو درج کر دیا گیا ہے جو علم حدیث سے واقفیت کے لیے
اساس کی حیثیت رکھتی ہیں۔

یوں الحمد للہ یہ کتاب ہر عام و خاص کے لیے ضعیف حدیث کی معرفت، معاشرے میں
مشہور من گھڑت روایات کی پہچان اور بدعات سے بچاؤ کا بہترین ذریعہ بن کر سامنے آئی
ہے۔ یقینی طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ دور حاضر میں یہ کتاب ہر مسلمان گھرانے کی اہم
ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے عوام کی اصلاح اور راقم کی فلاح کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

[رَبَّنَا نَعُوْذُ بِكَ مِنْهُ اِنَّ السَّبِيْحَةَ الْغَنِيْمَةَ]

کتبہ

حافظ عمران ایوب لاہوری

تاریخ: 25 جنوری 2005ء

فون: 0300-4206199

ای میل: hfzimran_ayub@yahoo.com



فہرست

صفحہ نمبر	مضامین
18	چند ضروری اصطلاحات حدیث
21	مقدمہ از مترجم
21	حدیث کی تعریف
21	حدیث کی اقسام
22	ضعیف حدیث کی تعریف
23	ضعیف حدیث کی اقسام
25	ضعیف حدیث کی سب سے فصیح قسم
26	احادیث گھڑنے کے اسباب
26	① تقرب الی اللہ کی نیت
27	② اپنے مذہب کی تائید و تقویت
27	③ دین اسلام پر محب لگانا
27	④ حکام وقت سے قریب ہونا
28	⑤ روایات کا بیان وسیلہ رزق بنالینا
28	⑥ شہرت طلبی
29	ضعیف حدیث کو ذکر کرنے کا حکم
32	ضعیف حدیث کو بیان کرنے کا طریقہ
33	ضعیف حدیث پر عمل کا حکم

- 34 * کیا ضعیف حدیث سے استحباب ثابت ہوتا ہے؟
- 35 * ضعیف احادیث پر عمل اور حقیقت بدعات کی ایجاد
- 35 * ضعیف احادیث کی بنیاد پر دور حاضر میں مروج چند بدعات
- 35 * ① یہ عقیدہ رکھنا کہ ساری دنیا کی تخلیق نبی ﷺ کے لیے ہوئی
- 36 * ② یہ عقیدہ رکھنا کہ سب سے پہلے نبی ﷺ کا نور پیدا ہوا
- 36 * ③ یہ عقیدہ رکھنا کہ ہر درود پڑھنے والے کی آواز نبی ﷺ کو پہنچتی ہے ...
- 37 * ④ یہ عقیدہ رکھنا کہ امت کے اعمال نبی ﷺ پر پیش کیے جاتے ہیں
- 37 * ⑤ وضو کے دوران گردن کا مسح کرنا
- 38 * ⑥ وضو کے بعد آسمان کی طرف دیکھنا اور اٹھ اٹھانا
- 38 * ⑦ اذان کے دوران انگلیوں کے ساتھ آنکھیں چومنا
- 39 * ⑧ جمعہ کے روز والدین کی قبروں کی زیارت کا خاص اہتمام کرنا
- 39 * ⑨ قبروں پر سورہ فاتحہ کی قراءت کرنا
- 39 * ⑩ شب براءت کی رات کو عبادت کے لیے خاص کرنا
- 40 * اہل بدعت کا عبرتناک انجام
- 40 * بدعتی کا عمل قبول نہیں ہوتا
- 41 * بدعتی کی توبہ قبول نہیں ہوتی
- 41 * بدعتی کو پناہ دینے والا بھی لعنتی ہے
- 41 * بدعتی حوض کوثر کے پانی سے محروم رہیں گے
- 42 * چند ضعیف و موضوع احادیث کے متعلق امام ابن تیمیہؒ کا بیان
- 48 * ضعیف و موضوع احادیث کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی صحیحہ
- 49 * ضعیف احادیث اور بدعات پر عمل سے ہم کیسے بچیں؟

- * 50 ضعیف احادیث کی پہچان کے سلسلہ میں شیخ محمد صالح المنجد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان.....
- * 52 وہ کتب جن میں ضعیف احادیث سمجھا کرنے کی کوشش کی گئی ہے.....

100 مشہور ضعیف روایات

- * 57 بے حیائی اور برائی سے نہ روکنے والی نماز نماز نہیں.....
- * 57 مسجد میں فضول گفتگو کیوں کوکھا جاتی ہے.....
- * 58 دنیا اور آخرت کے لیے عمل کی مثال.....
- * 58 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر متقی کی خوش بختی کا محور.....
- * 58 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت بحیثیت معلم.....
- * 59 دنیا کی طرف اللہ کی وحی.....
- * 59 خوبصورت عورت سے بچ.....
- * 59 دو گروہوں کی درنگی پر پوری امت کی درنگی کی ضمانت.....
- * 60 میرے مرتبے کا وسیلہ بکڑو.....
- * 60 نماز کے لیے نکلنے وقت دعا کرنے سے ہزار فرشتوں کی استغفار.....
- * 61 امت محمدیہ تاقیامت خیر و بھلائی کا مرکز.....
- * 61 عصر کے بعد سونے سے عقل خراب ہو جانے کا اندیشہ.....
- * 61 بے وضوہ ہونے کے بعد وضوہ کرنے کی ترغیب.....
- * 62 حج کے دوران قبر نبوی کی زیارت کی ترغیب.....
- * 62 حج کے دوران قبر نبوی کی زیارت کی فضیلت.....
- * 62 امت کا اختلاف رحمت ہے.....
- * 63 کسی بھی صوبہ کی اتباع ذریعہ ہدایت.....

صفحہ نمبر	مضامین
-----------	--------

63	* نفس کی پہچان ہی رب کی پہچان ہے
63	* مجھے میرے رب نے ادب سکھایا
64	* قتلص لوگ بھی خطرے میں ہیں
64	* مومن کے جوٹھے میں شفا ہے
64	* خلیفہ مہدی کی آمد کی ایک علامت
65	* توبہ کرنے والے کی فضیلت
65	* نبی کریم ﷺ کو کوئی بات بلا مقصد نہیں بھلائی جاتی تھی
65	* لوگ مرنے کے بعد ہوش میں آئیں گے
66	* ہمیں حدیث کی پہچان
66	* طلاق سے مرث کا نپالمتا ہے
66	* بقدردار ہم خون رگا ہو تو نماز باطل ہو جاتی ہے
66	* سنی کی فضیلت
67	* عربی زبان کی شان
67	* قرآن کا دل سورۃ لیس
67	* فکر آخرت کی فضیلت
68	* مسجد کا پڑوسی گھر میں نماز ادا نہیں کر سکتا
68	* حبر اسود اللہ کا دایاں ہاتھ
68	* روزے عذر رستی کی ضمانت
69	* پڑوس کی حد
69	* کائنات کی تخلیق رسول اللہ ﷺ کے لیے
69	* سورۃ واقعہ کی تلاوت سے نفرو قاتے کا خاتمہ

- * 69 رضائے الہی اور اہل اسلام کے لیے فکر کرنے کی ترغیب
- * 70 جیسی عوام ویسا حکمران
- * 70 شبِ براءت میں کنا ہوس کی بخشش اور رزق کی فراخی
- * 72 نومولود کے کان میں اذان و اقامت کہنے کی فضیلت
- * 73 ایک سلت زندہ کرنے سے سو شہیدوں کا اجر
- * 73 میں دو ذبیحوں کا بیٹا ہوں
- * 73 قرآن، والدین اور علی رضی اللہ عنہ کو دیکھنا بھی مہارت ہے
- * 74 مسجد نبوی میں چالیس نمازوں کی فضیلت
- * 74 قرعی رشتہ دار نیکی کے زیادہ مستحق
- * 74 جنت میں داخل ہونے والا آخری شخص
- * 75 بہترین نام
- * 75 طلب علم کے لیے ہمیں تک جانے کا حکم
- * 75 عورتوں کی رائے کی مخالفت کرنے کا حکم
- * 75 روزِ قیامت لوگوں کو ماؤں کے ساتھ بلایا جائے گا
- * 76 حکمران زمین میں اللہ کا سایہ ہے
- * 76 اللہ سے ڈرنے والے اور تہ ڈرنے والے کا انجام
- * 76 اللہ کے فیصلے پر راضی نہ ہونے والے کو دوسرا رب تلاش کرنے کا حکم
- * 77 فاسق کی غیبت نہیں ہوتی
- * 77 تہ فہین کے بعد مردے کو ہدایت
- * 78 استخارہ مشورہ اور میانہ روی اختیار کرنے والے کے لیے بشارت
- * 78 ہال اور ناخن کاٹ کر نبی ﷺ کو فتن کرنے کے لیے جنت البقیع بھیجے

- * 79 مومن کی صفات.....
- * 79 ماور مضامین کی فضیلت.....
- * 80 جہنم کی کیفیت.....
- * 81 سکرت کلام کا نقصان.....
- * 81 اگلی صف پوری ہو چکی ہو تو کسی آدمی کو پیچھے کھینچنا.....
- * 82 اس امت میں تیس ابدال ہوں گے.....
- * 82 تمام صحابہ میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت کی وجہ.....
- * 83 بیت اللہ میں طواف ہی تحیۃ المسجد ہے.....
- * 83 نماز میں انسان اللہ کے سامنے کھڑا ہوتا ہے.....
- * 83 کیا اللہ تعالیٰ بھی سوتے ہیں؟.....
- * 84 نظر شیطان کا ایک تیر ہے.....
- * 84 نکسیر پھوٹ پڑنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے.....
- * 85 ایمان کی حقیقت.....
- * 85 قیامت کی ایک علامت.....
- * 85 نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے لیے کٹڑی تے غار کے دروازے پر جال بن دیا.....
- * 86 وضو ٹوٹ جانے پر وضو کرنے کا حکم.....
- * 86 پندرہ کام جنہیں اپنا لینے کے بعد امت آزمائش کا شکار ہو جائے گی.....
- * 88 دنیا کی محبت ہر گناہ کی جڑ.....
- * 88 رزق حلال کمانا بھی جہاد ہے.....
- * 88 قرآن کی دلہن سورہ رخصت ہے.....
- * 88 قوم کا سردار درحقیقت قوم کا خادم ہوتا ہے.....

- * 89 شہد اور قرآن میں شفاء ہے
- * 89 اُسیہ بن ابی القلت کی حالت زار
- * 89 جیسا دین اختیار کرو گے ویسی ہی جزا دینے جاؤ گے
- * 89 ملک الموت کا سامنا کرنا کتنا سخت ہے؟
- * 90 سات کاموں سے پہلے اعمال میں جلدی کرو
- * 90 لتوی جہنم میں لے جانے کا بھی باعث بن سکتا ہے
- * 91 مومن کی فراست سے بچو
- * 91 دنیوی عیش و عشرت کے لیے مال جمع کرنے والا بے عقل ہے
- * 91 کھانے کے آثر میں پانی پینے کی ممانعت
- * 91 دلوں کے زنگ کا علاج
- * 92 جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف
- * 92 بلاوجہ چھوڑے گئے ایک روزے کی قضاء کبھی نہیں دی جاسکتی
- * 92 عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا جنت میں داخل ہونے کا انداز
- * 92 طلاق اللہ تعالیٰ کی مہنوس ترین چیز
- * 93 نبی ﷺ کی مدینہ شریف آوری پر عورتوں اور بچوں کے اشعار
- * 93 حسد نیکیوں کو کھا جاتا ہے
- * 94 حکمرانوں کے ہاتھوں ملنے والی سزا اور حقیقت اللہ کی طرف سے ہوتی ہے...
- * 94 لومولود کے کان میں اذان و اقامت
- * 95 دانائی کا زیادہ مستحق کون؟

چند ضروری اصطلاحات حدیث

<p>ایسا قول، فعل اور تقریر جس کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف کی گئی ہو۔ سنت کی بھی یہی تعریف ہے۔ یاد رہے کہ تقریر سے مراد آپ ﷺ کی طرف سے کسی کام کی اجازت ہے۔</p>	<p>حدیث</p>
<p>خبر کے متعلق تین اقوال ہیں۔ (1) خبر حدیث کا ہی دوسرا نام ہے۔ (2) حدیث وہ ہے جو نبی ﷺ سے منقول ہو اور خبر وہ ہے جو کسی اور سے منقول ہو۔ (3) خبر حدیث سے عام ہے یعنی اس روایت کو بھی کہتے ہیں جو نبی ﷺ سے منقول ہو اور اس کو بھی کہتے ہیں جو کسی اور سے منقول ہو۔</p>	<p>خبر</p>
<p>ایسے اقوال اور افعال جو صحابہ کرام اور تابعین کی طرف منقول ہوں۔</p>	<p>آثار</p>
<p>وہ حدیث جسے بیان کرنے والے راویوں کی تعداد اس قدر زیادہ ہو کہ ان سب کا جھوٹ پر جمع ہو جانا عقلاً محال ہو۔</p>	<p>متواتر</p>
<p>خبر واحد کی جمع ہے۔ اس سے مراد ایسی حدیث ہے جس کے راویوں کی تعداد متواتر حدیث کے راویوں سے کم ہو۔</p>	<p>آحاد</p>
<p>جس حدیث کو نبی ﷺ کی طرف منسوب کیا گیا ہو خواہ اس کی سند متصل ہو یا نہ۔</p>	<p>مرفوع</p>
<p>جس حدیث کو صحابی کی طرف منسوب کیا گیا ہو خواہ اس کی سند متصل ہو یا نہ۔</p>	<p>موقوف</p>
<p>جس حدیث کو تابعی یا اس سے کم درجے کے کسی شخص کی طرف منسوب کیا گیا ہو خواہ اس کی سند متصل ہو یا نہ۔</p>	<p>مقطوع</p>
<p>جس حدیث کی سند متصل ہو اور اس کے تمام راوی ثقہ دیانت دار اور قوی حافضہ کے مالک ہوں۔ نیز اس حدیث میں شد و ذ اور کوئی خفیہ خرابی بھی نہ ہو۔</p>	<p>صحیح</p>

حسن

جس حدیث کے راوی حافظے کے اعتبار سے صحیح حدیث کے راویوں سے کم درجے کے ہوں۔

ضعیف

ایسی حدیث جس میں نہ تو صحیح حدیث کی صفات پائی جائیں اور نہ ہی حسن حدیث کی۔

موضوع

ضعیف حدیث کی وہ قسم جس میں کسی من گھڑت خبر کو رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کیا گیا ہو۔

شاؤ

ضعیف حدیث کی وہ قسم جس میں ایک ثقہ راوی نے اپنے سے زیادہ ثقہ راوی کی مخالفت کی ہو۔

مرسل

ضعیف حدیث کی وہ قسم جس میں کوئی تابعی صحابی کے واسطے کے بغیر رسول اللہ ﷺ سے روایت کرے۔

معلق

ضعیف حدیث کی وہ قسم جس میں ابتدائے سند سے ایک یا سارے راوی ساقط ہوں۔

مقطوع

ضعیف حدیث کی وہ قسم جس کی سند کے درمیان سے اکٹھے دو یا دو سے زیادہ راوی ساقط ہوں۔

منقطع

ضعیف حدیث کی وہ قسم جس کی سند کسی بھی وجہ سے منقطع ہو یعنی متصل نہ ہو۔

متروک

ضعیف حدیث کی وہ قسم جس کے کسی راوی پر جھوٹ کی تہمت ہو۔

منکر

ضعیف حدیث کی وہ قسم جس کا کوئی راوی فاسق بدعتی بہت زیادہ غلطیاں کرنے والا یا بہت زیادہ غفلت برتنے والا ہو۔

علت

علم حدیث میں علت سے مراد ایسا خفیہ سبب ہے جو حدیث کی صحت کو نقصان پہنچاتا ہو اور اسے صرف فن حدیث کے باہر علماء ہی سمجھتے ہوں۔

صحیحین صحیح احادیث کی دو کتابیں یعنی صحیح بخاری اور صحیح مسلم۔

صحاح ستہ معروف حدیث کی چھ کتب یعنی بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ۔

جامع حدیث کی وہ کتاب جس میں مکمل اسلامی معلومات مثلاً عقائد، عبادات، معاملات، تفسیر، سیرت، مناقب، فتن اور روز محشر کے احوال وغیرہ سب کچھ جمع کر دیا گیا ہو۔

اطراف وہ کتاب جس میں ہر حدیث کا ایسا حصہ لکھا گیا ہو جو باقی حدیث پر دلالت کرتا ہو مثلاً تحفۃ الاشراف از امام حزی وغیرہ۔

اجزاء اجزاء کی جمع ہے۔ اور جزء اس چھوٹی کتاب کو کہتے ہیں جس میں ایک خاص موضوع سے متعلق بالاستیعاب احادیث جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہو مثلاً جزء رفع الیدین از امام بخاری وغیرہ۔

اربعین حدیث کی وہ کتاب جس میں کسی بھی موضوع سے متعلقہ چالیس احادیث ہوں۔ سنن حدیث کی وہ کتب جن میں صرف احکام کی احادیث جمع کی گئی ہوں مثلاً سنن نسائی، سنن ابن ماجہ اور سنن ابی داؤد وغیرہ۔

مسند حدیث کی وہ کتاب جس میں ہر صحابی کی احادیث کو الگ الگ جمع کیا گیا ہو مثلاً مسند شافعی وغیرہ۔

مستدرک ایسی کتاب جس میں کسی محدث کی شرائط کے مطابق ان احادیث کو جمع کیا گیا ہو جنہیں اس محدث نے اپنی کتاب میں نقل نہیں کیا مثلاً مستدرک حاکم وغیرہ۔

مستخرج ایسی کتاب جس میں مصنف نے کسی دوسری کتاب کی احادیث کو اپنی سند سے روایت کیا ہو مثلاً مستخرج ابوالفیم الاصبہانی وغیرہ۔

معجم ایسی کتاب جس میں مصنف نے اپنے اساتذہ کے ناموں کی ترتیب سے احادیث جمع کی ہوں مثلاً معجم کبیر از طبرانی وغیرہ۔

حدیث کی تعریف (۱)

لغوی اعتبار سے لفظ حدیث کا معنی ہے ”کسی چیز کا نیا اور جدید ہونا۔“ اس کی جمع خلاف قیاس ”احادیث“ آتی ہے۔ جبکہ اصطلاحی طور پر حدیث کی تعریف یہ ہے:

((كُلُّ مَا أُصِيفَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مِنْ قَوْلٍ أَوْ فِعْلٍ أَوْ تَقْرِيرٍ أَوْ صِفَةٍ))

”ہر وہ قول، فعل اور تقریر (۲) یا صفت جو نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب ہو اسے حدیث کہتے ہیں۔“

حدیث کی اقسام

صحیح و ضعف کے لحاظ سے حدیث کی دو قسمیں ہیں:

① مقبول ② غیر مقبول

(۱) [واقعہ رہے کہ حدیث سے متعلقہ مذکورہ اکثر و بیشتر تعریضات و معلومات اصطلاحات حدیث پر مشتمل ڈاکٹر محمود طمان کی کتاب ”تفسیر مصطلح الحديث“ جو دینی مدارس کا جز اور پروفیسر سبزو کے نصاب میں بھی شامل ہے اسے لی گئی ہیں۔ طوائف سے بچنے کے لیے اور کلام کو عام فہم بنانے کے لیے صرف ایک معروف و مشہور کتاب کو ہی ترجیح دی گئی ہے البتہ جہاں بقدر ضرورت دیگر کتب سے استفادہ کیا گیا ہے وہاں ان کا حوالہ بھی نقل کر دیا گیا ہے۔]

(۲) [تقریر سے مراد یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں کوئی کام ہوا ہو اور آپ ﷺ نے اس پر خاموشی اختیار کی ہو اس قسم کی حدیث کو ”تقریری حدیث“ کہتے ہیں۔]

مقبول سے مراد وہ احادیث ہیں جن میں صدق کا پہلو راجح اور غالب ہو۔ اس نوع کا حکم یہ ہے کہ یہ شریعت میں حجت ہیں اور ان پر عمل واجب ہے اور غیر مقبول سے مراد وہ روایات ہیں جن میں صدق اور سچ کا پہلو غالب نہ ہو۔ ایسی روایات کا حکم یہ ہے کہ یہ حجت نہیں ہوتیں اور نہ ہی ان پر عمل واجب ہوتا ہے۔

چونکہ ہمارا موضوع یہی غیر مقبول یعنی ضعیف و مردود روایت سے ہی متعلق ہے اس لیے آئندہ سطور میں اسی کے متعلق بالا اختصار ذکر کیا جائے گا۔

ضعیف حدیث کی تعریف

لغوی اعتبار سے لفظ ضعیف قوی و طاقتور کے بالمقابل استعمال ہوتا ہے۔ جو حسی اور معنوی دونوں کیفیتوں کو شامل ہوتا ہے لیکن یہاں صرف معنوی ضعف ہی مراد ہے۔ اصطلاحی طور پر ضعیف حدیث کی تعریف اہل علم نے ان الفاظ میں کی ہے:

((كُلُّ حَدِيثٍ لَمْ يَنْتَضِعْ فِيهِ صِفَاتُ الْحَدِيثِ الصَّحِيحِ وَلَا صِفَاتُ الْحَدِيثِ الْحَسَنِ))

”ہر وہ حدیث جس میں نہ تو صحیح حدیث کی صفات موجود ہوں اور نہ ہی حسن حدیث کی۔“ (1)

صحیح حدیث کی صفات و مردود یہ ہیں کہ اس کے تمام راوی۔ ال دشاہد ہوں اور وہ اپنے ہی جیسے عادل و شاہد راویوں سے نقل کریں اور یہ کیفیت سند کے شروع سے آخر تک قائم رہے نیز اس میں کوئی شد و ذیاضل علیٰ بھی نہ ہو۔ حسن حدیث کی صفات یہ ہیں کہ ایسی حدیث جس کے راوی عادل مگر حافظے کے اعتبار سے صحیح حدیث کے راویوں سے کچھ کم

(1) [الشیخ الرازی للہبوطی (179/1) شرح مسلم للنووی (19/1) مقدمة تحفة

الاحقرطی (ص 199) قواعد التحلیث من فتون مصطلح الحديث (ص 108)]

درجے کے ہوں اور سند آخر تک متصل ہو اور وہ شاذ یا معلول بھی نہ ہو۔ صحیح حدیث کی ایک قسم صحیح لغیرہ ہے جو درحقیقت مذکورہ حسن حدیث ہی ہوتی ہے مگر وہ مزید اس جیسی یا اس سے قوی تر اسانید کے ذریعے بھی منقول ہوتی ہے۔ اسی طرح حسن حدیث کی ایک قسم حسن لغیرہ بھی ہے جو اصل میں ضعیف روایت ہی ہوتی ہے مگر ایک تو وہ کئی سندوں سے ثابت ہوتی ہے اور دوسرے یہ کہ اس کے ضعف کا باعث راوی کا فسق یا کذب نہیں ہوتا۔ مختصر لفظوں میں حسن لغیرہ وہ ضعیف حدیث ہے جو مزید ایک یا زیادہ سندوں سے ثابت ہو اور یہ دوسری سند بھی اسی جیسی یا اس سے قوی تر ہو۔ نیز اس حدیث کے ضعف کا سبب اس کے راوی کے حفظ کی خرابی یا سند میں انقطاع یا اس کے راویوں کی جہالت سے متعلق ہو۔

مذکورہ بالا صحیح اور حسن حدیث کے متعلق کچھ تفصیل نقل کرنے کا مقصد یہ ہے کہ قارئین کے سامنے یہ بات واضح ہو جائے کہ کون کون سی صفات و شرائط موجود ہوں تو حدیث صحیح یا حسن درجہ کی ہوتی ہے اور کون سی صفات موجود نہ ہوں تو حدیث ضعیف و مردود ہوتی ہے۔

ضعیف حدیث کی اقسام

ضعیف حدیث کو اہل علم نے صحیح حدیث کی مختلف شرائط مفقود ہونے کے اعتبار سے مختلف انواع و اقسام میں تقسیم کیا ہے جن کا اجمالاً ذکر حسب ذیل ہے:

❖ اگر سند متصل نہ ہو تو ضعیف حدیث کو چار انواع میں تقسیم کیا جاتا ہے:

① مُعَلَّق: وہ حدیث جس کی سند کی ابتداء سے ایک یا زیادہ راوی اکٹھے ہی حذف کر دیئے گئے ہوں۔

② مُوَسَّل: وہ حدیث جس کی سند کے آخر سے تا پہلی کے بعد والا راوی ساقط ہو۔

③ مُقْصَل: وہ حدیث جس کی سند میں سے دو یا زیادہ راوی یکے بعد دیگرے ایک

یہ جگہ سے ساقط ہوں۔

④ مُنْقَطِع: وہ حدیث جس کی سند کسی بھی وجہ سے متصل نہ ہو۔

⑤ مُدْلَس: وہ حدیث جس میں کسی راوی نے سند کے عیب کو چھپا کر اس کی تحسین کو ظاہر کیا ہو۔

⑥ اگر راوی عادل نہ ہوں تو ضعیف حدیث کو تین انواع میں تقسیم کیا جاتا ہے:

① مَوْضُوع: وہ جھوٹی، من گھڑت اور خود ساختہ بات جسے رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کیا گیا ہو۔

② مَعْرُوك: وہ حدیث جس کے کسی راوی پر جھوٹ کی تہمت کا طعن ہو۔

③ مُنْكَر: وہ حدیث جس کے کسی راوی میں فاش افلاط یا انتہائی غفلت یا فسق کا ظہور ہو۔

④ اگر راوی کا حافظہ صحیح نہ ہو تو ضعیف حدیث کو چار انواع میں تقسیم کیا جاتا ہے:

① مُلَوِّج: وہ حدیث جس کی سند کا سیاق بدل دیا گیا ہو یا بغیر کسی وضاحت کے اس کے متن میں کوئی اضافی بات داخل کر دی گئی ہو۔

② مَقْلُوب: وہ حدیث جس کی سند یا متن کے ایک لفظ کو دوسرے لفظ کے ساتھ بدل دیا گیا ہو یا ان میں تقدیم و تاخیر کر دی گئی ہو۔

③ مُعْطَلِب: وہ حدیث مختلف اسالیب و اسانید سے مروی ہو جبکہ وہ قوت میں بھی مساوی ہوں۔

④ مُضَعَّف: وہ حدیث جس میں تقدیراویوں کے بیان کردہ الفاظ کے برعکس ایسے الفاظ بیان کیے گئے ہوں جو لفظی یا معنوی طور پر مختلف ہوں۔

● اگر کوئی تصدای اپنے سے زیادہ تقدیراوی کی مخالفت کرے تو ضعیف حدیث کی ایک قسم بنائی جاتی ہے:

① حَذَّ: وہ حدیث جسے کوئی مقبول راوی اپنے سے زیادہ افضل و اعلیٰ راوی کی مخالفت میں بیان کرے۔

② اگر حدیث میں کوئی خفیہ علت موجود ہو تو بھی ضعیف حدیث کی ایک ہی قسم بنائی جاتی ہے:

③ مُسْتَعْلَل: وہ حدیث جس میں کوئی ایسی قہری علت پائی جائے جو اس کے صحیح ہونے پر اثر انداز ہوتی ہو جبکہ ظاہری طور پر وہ صحیح و سالم معلوم ہوتی ہو۔

ضعیف حدیث کی سب سے قبیح قسم

ضعیف حدیث کی اقسام میں سے سب سے بری اور قبیح قسم "موضوع" ہے۔ بعض اہل علم نے تو اسے ایک مستقل قسم قرار دیا ہے اور اسے ضعیف حدیث کی اقسام میں شمار ہی نہیں کیا۔ اہل علم کا اتفاق ہے کہ جان بوجھ کر موضوع روایت کو اس کی حقیقت ذکر کیے بغیر ہی بیان کر دینا حرام ہے کیونکہ ایک صحیح حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان موجود ہے:

﴿مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّخِذْ مَفْعَدَهُ مِنَ النَّارِ﴾

"جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ بنالے۔" (1)

ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان موجود ہے

﴿مَنْ حَدَّثَ عَنِّي بِتَحْلِيلٍ نَرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَخَذَ الْكَافِرِينَ﴾

"جس نے مجھ سے کوئی حدیث بیان کی اور وہ جانتا بھی ہے کہ یہ جھوٹ ہے تو

(1) [بخاری (107) کتاب العلم - باب اثم من كذب على النبي ﷺ - مسلم (3)]

مقدمة: باب تغليب الكذب على رسول الله ﷺ - احمد (8784) ابن أبي شيبة

وہ خود بھولوں میں سے ایک ہے۔“ (1)

ایک اور حدیث میں یہ لفظ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ يَكْذِبْ عَلَيَّ يَلْجِ النَّارَ ﴾

”مجھ پر جھوٹ نہ باء محو کیونکہ جو مجھ پر جھوٹ باء محو کرتا ہے وہ آگ میں داخل ہوگا۔“ (2)

احادیث گھڑنے کے اسباب

جن اسباب و وجوہ کی بنا پر احادیث گھڑی گئیں ان میں سے چند ایک کا بالا اختصار ذکر حسب ذیل ہے:

① تقرب الی اللہ کی نیت:

احادیث گھڑنے والا اپنی دانست میں لوگوں کو نیکی اور خیر کی ترغیب دینے کا حریص ہوتا ہے یا انہیں منکرات سے روکنا چاہتا ہے اور کچھ باتیں بنا کر احادیث کی صورت میں بیان کرتا ہے۔ ایسے لوگ بالعموم بظاہر زاہد اور صوفی منش سے ہوتے ہیں اور یہ سب سے بدترین احادیث گھڑنے والے شمار ہوتے ہیں۔ کیونکہ لوگ ان کے ظاہری زہد و تقویٰ کے باعث ان کی باتوں کو بہت جلد قبول کر لیتے ہیں مثلاً میسرۃ بن عہد ربیعہ امام ابن حبان اپنی

(1) [مسلم، مقدمة: باب وجوب الرواية عن الثقات وترك الكذابين والتعليل من الكذب على رسول الله، ترمذی (2662) كتاب العلم، باب ما جاء فيمن روى حديثا وهو يرى أنه كذب، ابن ماجه (41) مقدمة: باب من حدث عن رسول الله حديثا وهو يرى أنه كذب، احمد (20242) ابن حبان (29) طبرانی (38/1) ابن أبي شيبة (595/8)]

(2) [مسلم (1) مقدمة: باب تظليل الكذب على رسول الله، بخاری (106) كتاب العلم، باب اثم من كذب على النبي، ترمذی (2660) كتاب العلم، باب ما جاء في تعظيم الكذب على رسول الله، ابن ماجه (31) مقدمة: باب التظليل في تعمد الكذب على رسول الله، أبو يعلى (613) طبرانی (107)]

”کتاب الضعفاء“ میں ابن مہدی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے میسرہ سے پوچھا: آپ یہ احادیث کہاں سے لاتے ہیں کہ اگر کوئی فلاں فلاں چیز پڑھے تو اس کے لیے یہ یہ اجر و ثواب ہے وغیرہ۔ تو اس نے جواب دیا کہ یہ باتیں میری اپنی خود ساختہ ہوتی ہیں۔ میں اس طرح لوگوں کو خیر اور نیک کی طرف راغب کرتا ہوں۔ (1)

② اپنے مذہب کی تائید و تقویت:

سیاسی و مذہبی فرقوں کے ظہور کے بعد مثلاً خوارج اور شیعہ وغیرہ ہر گروہ کے لوگوں نے اپنے مذہب کی تائید و تقویت کے لیے احادیث وضع کیں۔ مثلاً یہ روایت کہ ”علی بنی بشر میں سب سے افضل ہیں اور جو اس میں شک کرے وہ کافر ہے۔“

③ دین اسلام پر عیب لگانا:

ذمہ داریوں میں کسی اور طرح علی الاطلاق رختہ اندازی سے عاجز رہے تو خفیہ طور پر انہوں نے یہ راہ اپنائی اور پھر بہت ہی مکروہ اور ناپسندیدہ باتیں احادیث و روایات کی شکل میں لوگوں کے اندر پھیلا دیں۔ پھر ان ہی کی بنیاد پر اسلام کو بدنام کرنے لگے۔ مثلاً محمد بن سعید شامی ایک معروف ذمہ داری تھا۔ اس کے ان مکروہ افعال کی بنا پر ہی اسے سولی پر لٹکا دیا گیا اور (مکروہ) ”المفضلون“ کہلایا۔ اس کی (گٹھڑی ہوئی) ایک روایت اس طرح ہے جو وہ انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً ذکر کرتا تھا ”میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں الا کہ اللہ چاہے۔“ (2)

④ حکام وقت سے قریب ہونا:

بعض کمزور ایمان والے لوگ حکام وقت کی خواہشات کی مناسبت سے کچھ روایات

(1) [تلمیذ الراوی (282/1) بحوالہ ’تیسرے مصطلح الحديث‘]

(2) [تلمیذ الراوی (284/1) بحوالہ ’تیسرے مصطلح الحديث‘]

گھڑ کے ان کے سامنے بیان کرتے اور انہیں خوش کر کے ان کے ہاں اپنا مرتبہ بڑھانے کی کوشش کرتے تھے۔ مثلاً غیاث بن ابراہیم نخعی کوئی "اس کا مشہور واقعہ یہ ہے کہ جو امیر المومنین مہدی عباسی کے ہاں پیش آیا۔ یہ شخص جب غلیفہ کے ہاں گیا تو دیکھا کہ وہ کبوتروں سے بھیل رہا ہے۔ اس نے جاتے ہی اپنی سند سے رسول اللہ ﷺ تک ایک خود ساختہ حدیث سنائی جس کا مضمون یوں تھا:

"آپ ﷺ نے فرمایا "مقابلہ صرف نیزہ بازی" اونٹ دوڑ" گھڑ دوڑ اور پرندوں (کبوتروں وغیرہ) میں ہی جائز ہے۔"

غیاث نے مذکورہ روایت میں جناح (یعنی پرندوں کے پر یا کبوتر وغیرہ) کے الفاظ اپنی طرف سے بڑھا دیئے تھے کہ خلیفہ خوش ہو جائے۔ مگر مہدی کو اس خود ساختہ اضافہ کا علم ہو گیا تو اس نے کبوتروں کو ذبح کرنے کا حکم دیا اور کہا کہ "میں نے ہی اس شخص کو یہ خود ساختہ الفاظ فرمان رسول میں اضافہ کرنے پر ابھارا ہے۔"

❶ روایات کا بیان وسیلہ رزق بنا لیتا:

بعض نام نہاد واعظ اور قصہ گو قسم کے لوگ عوام میں بے سرو پار روایات بیان کرتے جن میں عجیب سا جنس ہوتا اور اس طرح وہ چاہتے کہ لوگ ان کی محفلوں میں بیٹھیں اور نذرانے پیش کریں۔ ابو سعید الخدریؓ کا نام اسی صف میں شامل ہے۔

❷ شہرت طلبی:

بعض لوگ ایسی ایسی عجیب و غریب روایات بیان کرتے کہ یہ کسی اور کے پاس نہیں ہیں یا وہ منہ میں تھمیل کر دیتے تاکہ لوگ ان کی طرف راغب اور مائل ہوں اور انہیں شہرت ملے۔ مثلاً ابن ابی دجیا اور عمار الصنعی۔ (1)

ضعیف حدیث کو ذکر کرنا جائز نہیں البتہ اسے صرف اس صورت میں بیان کیا جا سکتا ہے کہ اس کے ضعف کو بھی ساتھ ہی بیان کیا جائے۔ تاکہ سامعین یا قارئین کو علم ہو جائے کہ یہ بات رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب تو کی گئی ہے مگر ثابت نہیں۔ کیونکہ اگر ضعیف حدیث کو اس کا ضعف بیان کیے بغیر ہی آگے نقل کر دیا گیا تو یقیناً ایک طرف یہ رسول اللہ ﷺ پر افتراء ہوگا اور دوسری طرف لوگوں کو گمراہ کرنے کا ذریعہ جو قطعاً جائز نہیں جیسا کہ گزشتہ عنوان کے تحت اس کے دلائل ذکر کر دیئے گئے ہیں۔

واضح رہے کہ ضعیف حدیث کو آگے بیان کرنے والا دو حالتوں سے خالی نہیں:

① اسے حدیث کے ضعف کا علم ہو ② اسے یہ علم نہ ہو

اگر اسے حدیث کے ضعیف ہونے کا علم تھا اور اس نے پھر بھی اسے اس کا ضعف واضح کیے بغیر آگے بیان کر دیا تو لازماً اس پر رسول اللہ ﷺ کی بیان کردہ یہ وعید صادق آئے گی:

”جس نے مجھ سے کوئی حدیث بیان کی اور وہ جانتا بھی ہے کہ یہ جھوٹ ہے تو

وہ خود جھوٹوں میں سے ایک ہے۔“ (1)

اور اگر اسے حدیث کے ضعیف ہونے کا علم ہی نہیں تھا تو پھر بھی وہ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کی وجہ سے گناہگار ضرور ہوگا:

﴿تَعْلَمُ بِالْمَعْرُءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ﴾

”آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ جو سنا اسے آگے بیان کر دے۔“ (2)

(1) [ترمذی (2662)]

(2) [مسلم (5) مقلعہ، ابو داؤد (4992) کتاب الأدب، باب فی التشدید فی الکذب،

ابن ابی شیبہ (595/8) ابن حبان (30) حاکم (381/1)]

اس حدیث پر امام مسلمؒ نے یہ عنوان قائم کیا ہے:

((نَابُ : النَّهْيُ عَنِ الْخَيْثُوتِ بِكُلِّ مَا مَنَعَ))

”ہر وہ بات جسے انسان نے (بلا تحقیق) اسے آگے بیان کرنا منع ہے۔“

ثابت ہوا کہ جو شخص کسی حدیث کی صحت و ضعف کا علم نہیں رکھتا اسے چاہیے کہ بلا تحقیق اسے آگے بیان نہ کرے۔ نیز جب عام معاملات کے لیے شریعت میں تحقیق کا حکم دیا گیا ہے اور عدالت و دیانت کا اعتبار کیا گیا ہے تو دین کے معاملے میں بالاولیٰ تحقیق و عدالت کو ملحوظ رکھنا چاہیے جیسا کہ یہ حکم درج ذیل دلائل سے ثابت ہوتا ہے:

① ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمْ مَسْئُورٌ فَبَيِّنُوا أَلَّا تُغَيِّبُوا قَوْلًا

بِمَهْلِكَةٍ تَغْتَابُوا عَلَىٰ مَا فَتَنَ اللَّهُ بُدُيَيْنِ ﴿[الحجرات : 6]

”اے مسلمانو! اگر تمہیں کوئی فاسق خبر دے تو تم اس کی اچھی طرح تحقیق کر لیا

کر دیا یا نہ ہو کہ نادانی میں کسی قوم کو ایذا پہنچا دو پھر اپنے کیے پر پشیمانی اٹھاؤ۔“

② ﴿وَأَشْهِدُوا ذَوَىٰ عَدْلٍ بَيْنَكُمْ﴾ [العلاق : 2]

”اور اپنے (لوگوں) میں سے دو دیانت دار گواہ مقرر کر لو۔“

③ ﴿وَأَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ

وَأَمْرَأَتَانِ يَشْفِئُونَ مِنَ الشَّهَادَةِ﴾ [البقرة : 282]

”اپنے میں سے دو مرد گواہ مقرر کر لو اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں

جنہیں تم گواہوں میں سے پسند کر لو (یعنی جن کی نیکی و تقویٰ اور دیانت کا

تمہیں یقین ہو)۔“

④ ﴿لَا يَحْجَاجُ إِلَّا بِوَلِيِّيَّ وَشَهِيدَيْنِ عَدْلٍ﴾

”ولی کی اجازت اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔“ (1)

امام ابو شامہؒ فرماتے ہیں کہ ضعیف حدیث کو ذکر کرنا جائز نہیں ہاں صرف اس صورت میں جائز ہے کہ اس کا ضعف بھی بیان کیا جائے۔ محدث العصر علامہ ناصر الدین البانیؒ نے بھی یہی موقف اختیار کیا ہے۔ (1)

امام مسلمؒ فرماتے ہیں کہ

جو شخص ضعیف حدیث کا ضعف جانتا ہے اور پھر اسے بیان نہیں کرتا تو وہ ایسا کرنے کی وجہ سے گناہگار بھی ہوتا ہے اور لوگوں کو دھوکہ بھی دیتا ہے۔ کیونکہ یہ امکان موجود ہے کہ اس کی بیان کردہ احادیث کو سننے والا ان سب پر یا ان میں سے بعض پر عمل کرے اور یہ بھی امکان موجود ہے کہ وہ ساری احادیث یا ان میں سے کچھ احادیث جمعوتی ہوں اور ان کی کوئی اصل ہی نہ ہو۔ حالانکہ صحیح احادیث ہی تعداد میں اس قدر ہیں کہ ان کے ہوتے ہوئے ضعیف احادیث کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ پھر بہت سے لوگ محض اس لیے جان بوجھ کر ضعیف اور مجہول اسناد والی احادیث بیان کرتے ہیں کہ عوام میں ان کی شہرت ہو اور یہ کہا جائے کہ ان کے پاس بہت زیادہ احادیث ہیں اور اس نے بہت سی کتابیں تالیف کی ہیں جو محض علم کے معاملے میں اس روش کو اختیار کرتا ہے اس کے لیے علم میں کچھ حصہ نہیں اور اسے عالم کہنے کی بجائے جاہل کہنا زیادہ مناسب ہے۔ (2)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ حدیث بیان کرتے وقت احتیاط سے کام لینا چاہیے جب تک حقیق و تدقیق کے ذریعے کسی حدیث کی صحت کے بارے میں کامل یقین نہ ہو جائے اسے آگے بیان نہیں کرنا چاہیے ہاں اگر کہیں ضعیف یا موضوع روایت کو بیان کرنے کی ضرورت پیش آجائے تو وہاں ساتھ ہی اس کی حالت بھی واضح کر دینی چاہیے کہ یہ ضعیف ہے یا موضوع۔

(1) [تمام المنة (ص 32) الباعث علی انکار البدع والحوادث (ص 54)]

(2) [مقدمة صحيح مسلم]

ضعیف حدیث کو بیان کرتے وقت صراحت کے ساتھ اس طرح نہیں کہنا چاہیے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، بلکہ غیر واضح اور غیر پختہ الفاظ میں یوں کہنا چاہیے کہ رسول اللہ ﷺ سے اس طرح روایت کیا جاتا ہے یا اس طرح نقل کیا جاتا ہے یا ہمیں آپ ﷺ سے اس طرح پہنچا ہے۔ اس لیے کہ کسی بھی حدیث کا ضعف واضح ہو جانے کے بعد صراحت کے ساتھ اسے رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کرنا کسی طرح درست نہیں۔

شیخ الہانیؒ فرماتے ہیں کہ ضعیف حدیث کے متعلق یہ نہ کہا جائے کہ آپ ﷺ نے فرمایا، یا آپ ﷺ سے وارد ہے، یا اس طرح کے دیگر (پختہ) الفاظ (استعمال نہ کیے جائیں)۔

مزید نقل فرماتے ہیں کہ امام نوویؒ نے فرمایا:

اہل حدیث اور دیگر اہل علم میں سے محققین علماء نے کہا ہے کہ جب کوئی حدیث ضعیف ہو تو اس میں یوں نہ کہا جائے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، یا آپ ﷺ نے یہ فعل کیا، یا آپ ﷺ نے حکم دیا، یا آپ ﷺ نے منع کیا، یا آپ ﷺ نے فیصلہ کیا اور جو بھی اس کے مشابہ پختہ طور پر بات ذکر کرنے کے صیغے ہیں (ان کے ساتھ ضعیف حدیث بیان نہ کی جائے)۔ اسی طرح ضعیف حدیث بیان کرتے ہوئے یہ بھی نہ کہا جائے ابو ہریرہؓ نے روایت کیا، یا انہوں نے فرمایا، یا انہوں نے ذکر کیا اور جو بھی اس کے مشابہ الفاظ ہیں اور اسی طرح تابعین اور ان کے بعد والوں (یعنی تبع تابعین) کے لیے بھی ضعیف حدیث بیان کرتے ہوئے ایسے الفاظ استعمال نہ کیے جائیں۔

بلکہ یوں کہا جائے کہ آپ ﷺ سے روایت کیا گیا ہے، یا آپ ﷺ سے نقل کیا گیا ہے، یا آپ ﷺ سے حکایت کیا گیا ہے، یا ذکر کیا جاتا ہے، یا حکایت کیا جاتا ہے، یا روایت

کیا جاتا ہے اور جو بھی ان کے مشابہ غیر پختہ اور غیر مضبوط بات کرنے کے صیغے ہیں (ضعیف روایت کو بیان کرتے وقت انہیں استعمال کیا جائے)۔

امام نوویؒ کا مفصل قول نقل کرنے کے بعد شیخ البانیؒ فرماتے ہیں کہ جب یہ بات شرعاً مسلم ہے کہ حسب امکان لوگوں کو اسی طرح کی بات کے ساتھ مخاطب کرنا چاہیے جسے وہ سمجھتے ہیں۔ جبکہ محققین کی مذکورہ اصطلاح کو اکثر لوگ نہیں جانتے لہذا وہ سنت کے علم میں کم مشغول رہنے کی وجہ سے کسی کہنے والے کے اس قول کہ ”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا“ اور اس قول کہ ”رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا گیا“ کے درمیان فرق نہیں کر سکتے۔ اس لیے میری رائے یہ ہے کہ وہم دور کرنے کے لیے (حدیث بیان کرتے وقت) حدیث کی صحت یا ضعف کی وضاحت کر دینا ہی ضروری ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف یوں اشارہ فرمایا ہے

﴿ذُفِعَ مَا يُؤَيِّدُ إِلَيْنِي مَا لَا يُؤَيِّدُكَ﴾

”تک وہبہ والی بات کو چھوڑ کر ایسی بات کو اپناؤ جس میں شک و شبہ نہ ہو۔“

اسے نسائی اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور اس کی ارواء الغلیل [2074] وغیرہ میں تخریج کی گئی ہے۔ (۱)

ضعیف حدیث پر عمل کا حکم

ضعیف احادیث پر عمل کے سلسلے میں اہل علم کے درمیان اختلاف ہے۔ جمہور اہل علم کی رائے یہ ہے کہ فضائل اعمال میں ان پر عمل مستحب ہے مگر اس کے لیے تین شرطیں ہیں۔ جیسا کہ حافظ ابن حجرؒ نے لکھا ہے

① اس کا ضعف شدید نہ ہو۔

- ② وہ حدیث کسی معمول پر اور ثابت شدہ اصل کے ضمن میں آتی ہو۔
 ③ عمل کرتے ہوئے اس کے سنت ہونے کا اعتقاد نہ رکھا جائے بلکہ احتیاط کی نیت سے عمل کیا جائے۔

تاہم امت کے کبار محقق علماء و محدثین کا موقف یہ ہے کہ ضعیف حدیث پر نہ تو احکام میں عمل جائز ہے اور نہ ہی فضائل اعمال میں۔ ان عظیم المرتبت اہل علم میں امام نجی بن حنین، امام بخاری، امام مسلم، امام ابن العربی، امام ابن حزم، امام ابوشامہ مقدسی، امام ابن تیمیہ، امام شافعی، علامہ شوکانیؒ اور خطیب بغدادیؒ قابل ذکر ہیں۔ (1)

علامہ ناصر الدین البانیؒ نے بھی اسی موقف کو برحق قرار دیا ہے کہ فضائل اعمال میں بھی ضعیف حدیث پر عمل نہیں کیا جائے گا۔ ان کا کہنا ہے کہ بلاشبہ ضعیف حدیث مروجہ ظن کا قاعدہ دیتی ہے اور اس پر عمل بالاتفاق جائز نہیں۔ لہذا جو شخص ضعیف حدیث پر عمل (کے اس حدیم جواز) سے فضائل کو خارج کرتا ہے (اس پر) ضروری ہے کہ دلیل پیش کرے (جبکہ ایسی کوئی دلیل بھی موجود نہیں)۔ (2)

یہاں رائے زیادہ باعث احتیاط معلوم ہوتی ہے۔ (واللہ اعلم)

کیا ضعیف حدیث سے استنباط ثابت ہوتا ہے؟

ضعیف حدیث سے استنباط ثابت نہیں ہوتا کیونکہ استنباط پانچ سو شرعیہ میں سے ایک ہے اور کوئی بھی شرعی امر صرف اسی صورت میں ثابت ہو سکتا ہے جب کہ اس کے اثبات کے لیے کوئی ایسی حدیث موجود ہو جس کی استنادی حیثیت قابل تسلیم ہو اور بلا تردید ضعیف حدیث اس حیثیت کی حامل نہیں۔

(1) [حریدہ یکھتے: ضعیف حدیث کی معرفت، از غلامی حریر (ص 148)]

(2) [منہجنا، تمام المنہ (ص 34)]

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ نے بھی موقف اختیار کیا ہے۔ (۱) نیز محدث العصر علامہ ناصر الدین البانیؒ فرماتے ہیں کہ ضعیف حدیث پر عمل کی مشروعیت کا اثبات جائز نہیں کیونکہ مشروعیت کا قلیل درجہ استحباب ہوتا ہے جو کہ احکام خاصہ میں سے ایک حکم ہے اور کوئی حکم شرعی کسی صحیح دلیل کے بغیر ثابت نہیں ہوتا۔ (۲)

ضعیف احادیث پر عمل اور حقیقت بدعات کی ایجاد

فضائل اور ترغیب و ترہیب میں ضعیف احادیث کو بیان کرنے اور ان پر عمل کو مستحب قرار دینے کا نتیجہ یہ ہوا کہ بدعات و خرافات کی ابتدا ہوئی۔ لوگوں نے کم علم خطباء سے ضعف کی وضاحت کے بغیر ضعیف احادیث سنیں اور ان پر عمل شروع کر دیا۔ آہستہ آہستہ یہ عمل ایسا پختہ ہوا کہ لوگوں نے اسی کو دین سمجھ لیا اور یہ جاننے کی ضرورت ہی محسوس نہ کی کہ آیا جو عمل ہم دین سمجھ کر اختیار کیے بیٹھے ہیں اس کی بنیاد کتاب و سنت ہے یا ضعیف و من گھڑت روایات ہیں۔ پھر آنے والی نسلوں نے جس طرح اپنے اکابرین کو ان بدعات پر عمل کرتے ہوئے دیکھا اسی طرح خود بھی انہیں اپنالیا اور صحیح احادیث کے مقابلے میں اپنے بڑوں کے عمل کو ہی برحق سمجھا۔ بچنے لوگوں کے عقائد و اعمال ضعیف اور من گھڑت احادیث کی بھیئت چڑھ گئے۔

ضعیف احادیث کی بنیاد پر دور حاضر میں مروج چند بدعات

① یہ عقیدہ رکھنا کہ ساری دنیا کی تخلیق نبی ﷺ کے لیے ہوئی

اس عقیدے کی بنیاد یہ من گھڑت روایت ہے:

﴿لَوْلَاكَ لَمَّا خَلَقْتُ الْاَمَلَاكُ﴾

(1) [مجموع الفتاوى لابن تيمية (65/18)]

(2) [احكام الحائض للامام ابن تيمية (ص 153)]

”(اے پیغمبر!) اگر تو نہ ہوتا تو میں کائنات پیدا نہ کرتا۔“ (1)

② یہ عقیدہ رکھنا کہ سب سے پہلے نبی ﷺ کا نور پیدا ہوا:

اس عقیدے کی بنیاد یہ باطل و موضوع روایت ہے:

﴿أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورَ نَبِيِّكَ يَا خَابِرُ﴾

”اے جابر! اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جو چیز پیدا کی وہ تیرے نبی کا نور تھا۔“

شیخ البانیؒ نے اس روایت کو باطل قرار دیا ہے۔ نیز یہ روایت اس صحیح روایت کے بھی خلاف ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ نور سے جس مخلوق کو پیدا کیا گیا ہے وہ صرف فرشتے ہی ہیں۔ (2)

③ یہ عقیدہ رکھنا کہ ہر درود پڑھنے والے کی آواز نبی ﷺ کو پہنچتی ہے:

اس بدی عقیدے کی بنیاد یہ ضعیف روایت ہے

﴿أُكْتَبُوا الصَّلَاةَ عَلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَإِنَّ يَوْمَ مَشْهُودَةٌ تَشْهَدُهُ

الْمَلَائِكَةُ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّيْ عَنِّي إِلَّا تَلَفَعِي صَوْتَهُ حَيْثُ كَانَ قُلْنَا

. وَنَعُدُّ وَفَاتِكَ؟ قَالَ: وَنَعُدُّ وَفَاتِيْ إِنَّ اللَّهَ خَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ

أُحْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ﴾

”جمعہ کے روز مجھ پر کثرت کے ساتھ درود پڑھا کرو۔ بلاشبہ یہ ایسا دن ہے

جس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ جو آدمی بھی مجھ پر درود پڑھتا ہے اس کی

آواز مجھے پہنچ جاتی ہے وہ جہاں کہیں بھی ہو۔ (صحابہ کہتے ہیں) ہم نے

عرض کیا، آپ ﷺ کی وفات کے بعد بھی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا،

میری وفات کے بعد بھی۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے جسموں

(1) [موضوع السلسلة الصحيحة (282)]

(2) [حریدہ صحیحہ: السلسلة الصحيحة (458)]

کو کھانا حرام کر دیا ہے۔“ (1)

④ یہ عقیدہ رکھنا کہ امت کے اعمال نبی ﷺ پر پیش کیے جاتے ہیں:

اس عقیدے کی بنیاد مختلف ضعیف روایات ہیں جن میں سے ایک یہ ہے:

﴿إِنَّ أَعْمَالَ أُمَّتِي تُفَرِّضُ عَلَيَّ مِنْ كُلِّ يَوْمٍ حُجَّةً﴾

”ہر جمعہ کو مجھ پر میری امت کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔“ (2)

⑤ وضو کے دوران گردن کا مسح کرنا:

اس عمل کی بنیاد چند ضعیف روایات ہیں جن میں سے ایک یہ ہے:

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل مرفوع روایت میں یہ لفظ ہیں

﴿مَنْعَ رَقَبَةٍ﴾ ”آپ ﷺ نے (وضو کرتے ہوئے) اپنی گردن کا مسح کیا۔“ (3)

اسی طرح ایک دوسری من گھڑت روایت یوں ہے:

(1) [ضعیف: امام عراقی نے اس روایت کے حلق کہا ہے کہ اس کی سند صحیح نہیں۔ القول البدیع

فی الصلاة علی الحبیب الشعیب (ص 159) اس کی سند صحیح نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس

میں سعید بن ابی مریم اور خالد بن یزید کے درمیان اختلاف ہے۔ [تہذیب التہذیب

[(178/2)]

(2) [ضعیف: حبیبة لأولیاء (179/6) کسر الأفعال (318/5) یہ روایت اس لیے ضعیف

ہے کیونکہ اس کی سند میں دو راوی مجروح ہیں، ایک احمد بن محمد بن یحییٰ بن ابی اناس اور دوسرا حماد

بن کثیر بصری۔ [میران الاعتدال (128/1) الکامل (124/2)]

(3) [کشف الاستار للبرار (140/1) یہ روایت تین راویوں کی بنا پر ضعیف ہے۔ ① (محمد بن حجر)

امام بخاری نے اسے عمل نظر کہا ہے اور امام ذہبی نے کہا ہے کہ اس کے لیے مستحکم ہیں۔ ②

(سعید بن عبد البیار) امام نسائی نے اسے غیر قوی کہا ہے۔ ③ (ابن حرکلی) بیان کرتے ہیں

کہ مجھ اس کے حال اور نام کا کچھ علم نہیں۔ [میران الاعتدال (511/3) (147/2)]

الحوہر النقی دیل السنن الکبریٰ للبیہقی (30/2)

﴿مُسْتَحْرَقٌ أَمَانٌ مِنَ الْقَتْلِ﴾

”گردن کا سح (روز قیامت) طوق سے پہننے کا ذریعہ ہے۔“ (1)

⑥ وضوء کے بعد آسمان کی طرف دیکھنا اور انگلی اٹھانا:

یہ عمل کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں اسی لیے علماء نے اسے بدعات میں شمار کیا ہے۔
 نیز جس روایت میں آسمان کی طرف دیکھنے کا ذکر ہے اس میں ابن عمر ابی قتیل راوی مجہول
 ہے اس لیے وہ ضعیف ہے۔ (2)

⑦ اذان کے دوران انگوٹھوں کے ساتھ آنکھیں چومنا:

اس عمل کی بنیاد وہ روایت ہے جس میں مذکور ہے کہ
 ”جس شخص نے مؤذن کے یہ کلمات ”أَهْلُكَ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ“
 سن کر کہا ”مَوْحَتَا بِحَبِيبِي وَفَرَّغْتُ عَنْنِي مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ“ پھر
 اپنے انگوٹھوں کا بوسہ لے کر انہیں اپنی آنکھوں پر لگا دے وہ کبھی آنکھ کی تکلیف
 میں مبتلا نہیں ہوگا۔“

یہ روایت ضعیف ہے۔ (3)

اسی طرح ایک دوسری ضعیف روایت میں مذکور ہے کہ جو شخص اس طرح کرے گا
 اے محمد ﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی۔ (4)

(1) [موضوع: السلسلة الضعيفة (69)]

(2) [ضعيف ضعیف ابو داود (31) کتاب الطهارة: باب ما يقول الرجل اذا نوضاً ابو
 داود (170) ابن السی (31) احمد (150/4) حافظ ابن حجر نے اسے ضعیف کہا
 ہے۔ [تلمیص الحیر (130/1)]

(3) [السلسلة الضعيفة (73) امام شافعی نے اس روایت کو نقل کرنے کے بعد کہا ہے کہ اس سے
 کچھ بھی مرفوع ثابت نہیں۔]

(4) [السلسلة الضعيفة (73)]

⑧ جمعہ کے روز والدین کی قبروں کی زیارت کا خاص اہتمام کرنا:

اس عمل کی بنیاد یہ من گھڑت روایت ہے:

﴿مَنْ زَارَ قَبْرَ آبَوَيْهِ أَوْ أَخِيهِمَا فِي كُلِّ جُمُعَةٍ غُفِرَ لَهُ وَتُحِبُّ بَرًّا﴾

”جس شخص نے ہر جمعہ کے روز اپنے والدین کی قبروں کی زیارت کی اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور اسے نیکو کار لکھ دیا جائے گا۔“ (1)

⑨ قبروں پر سورہ تیس کی قراءت کرنا:

اس عمل کی بنیاد جن من گھڑت اور ضعیف روایات پر ہے ان میں سے ایک یہ ہے:

﴿مَنْ دَخَلَ الْمَقَابِرَ فَقَرَأَ سُورَةَ تِسْ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْهَا غُفِرَ لَهُمْ وَتَكَانَ لَهُمْ بِعَدُوٍّ مِنْ بَيْنِهَا حَسَنَاتٌ﴾

”جو قبرستان میں داخل ہوا اور اس نے سورہ تیس کی قراءت کی تو اللہ تعالیٰ ان

(قبر والوں سے آزمائش میں) تخفیف فرمائیں گے اور اسے (تیس پڑھنے

والے کو) اس قبرستان میں مدفون افراد کی تعداد کے برابر نیکیاں ملیں گی۔“

شیخ الالبانیؒ نے اپنی کتاب ”احکام الجنائز وبلدعھا (ص 325)“ میں اس

روایت کے متعلق نقل فرمایا ہے کہ اس کی کوئی اصل نہیں اور ایک دوسرے مقام پر فرمایا ہے کہ

یہ روایت من گھڑت ہے۔ (2)

⑩ شب براءت کی رات عبادت کے لیے خاص کرنا:

اس عمل کی بنیاد دو ضعیف روایت ہے جس میں مذکور ہے کہ

”بلاشبہ اللہ تعالیٰ پندرہ (15) شعبان کی رات کو پہلے آسمان کی جانب اترے

(1) [موضوع السلسلة الضعيفة (49) صنف الجامع الصغير (5605)]

(2) [موضوع السلسلة الضعيفة (1246)]

ہیں اور بنو کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ افراد کو بخش دیتے ہیں۔“ (1)

○ واضح رہے کہ شبِ براءت کی فضیلت میں بیان کی جانے والی مزید ضعیف احادیث کو آئندہ 41 نمبر حدیث کے تحت جمع کر دیا گیا ہے ملاحظہ فرمائیے۔

اہل بدعت کا عبرتناک انجام

بدعتی کا عمل قبول نہیں ہوتا:

① ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

”(اے پیغمبر!) کہہ دیجئے کہ کیا میں تمہیں بتا دوں کہ باخبر اعمال سب سے زیادہ خسارے میں کون ہے؟ (فرمایا) وہ ہیں جن کی دنیاوی زندگی کی تمام تر کوششیں بے کار ہو گئیں اور وہ اسی گمان میں رہے کہ وہ بہت اچھے کام کر رہے ہیں۔“ [الکھف : 103، 104]

② حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ أَخَذَ مِنْ أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ زِدٌ﴾

”جس نے ہمارے اس دین میں کوئی ایسی چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں تو

وہ قاتلِ رو ہے۔“ (2)

③ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ زِدٌ﴾

”جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں وہ مردود ہے۔“ (3)

(1) [ضعیف، ترمذی، ترمذی (739) صحیف ابی ماجہ، ابی ماجہ (1389)]

(2) [صحیح : صحیح الجامع الصغیر (5970) غایۃ المرام (5) صحیح ابو داؤد، ابو داؤد (4606) کتاب السنۃ - باب فی لزوم السنۃ، ابی ماجہ (14) مقدمۃ - باب

اعظم حدیث رسول اللہ]

(3) [صحیح، صحیح الجامع الصغیر (6398) لزوم السنۃ (88) صحیح الترغیب

(49) کتاب السنۃ : باب الترہیب من ترک السنۃ]

❖ بدعتی کی توبہ قبول نہیں ہوتی:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿إِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ التَّوْبَةَ عَنْ كُلِّ صَاحِبٍ بِذَعَةِ حَتَّى يَذَعَ﴾

”بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس وقت تک کسی بھی بدعتی کی توبہ قبول نہیں فرماتے جب تک

وہ بدعت کو چھوڑ نہ دے۔“ (1)

❖ بدعتی کو پناہ دینے والا بھی لعنتی ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿لَسَّ اللَّهُ مَنْ آوَى مُخْبِرًا﴾

”اللہ اس پر لعنت کرے جو کسی بدعتی کو پناہ دے۔“ (2)

❖ بدعتی حوض کوثر کے پانی سے محروم رہیں گے:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿إِنِّي فَرَعْتُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ مَرَّ عَلَى شَرِبَ، وَمَنْ شَرِبَ لَمْ

يُظَلَّ أَبَدًا، لِيَرِدَنَّ عَلَى اقْوَامٍ أُغْرِفَهُمْ وَيَعْرِفُوْنِي لَمْ يُحَالِ بَيْنِي وَ

بَيْنَهُمْ فَأَقُولُ إِنَّهُمْ مِنِّي قِيَالٌ: إِنَّكَ لَا تَقْرِي مَا أَخَذْتُوا بِعَذِّكَ

فَأَقُولُ سَحَقًا سَحَقًا لَيْسَ غَيْرَ بَعْدِي﴾

”میں اپنے حوض کوثر پر تم سے پہلے موجود رہوں گا۔ جو شخص بھی میری طرف

(1) [صحیح: صحیح الترغیب (54) کتاب المسنة - باب الترهيب من ترك المسنة

وارتکاب البدع والاعواء، طلال الحنة (37) حجة البی (ص 101) رواه الطبرانی والعباد المقدسی فی الأحادیث المستنارة]

(2) [صحیح: صحیح نسائی، نسائی (4422) کتاب الصحابا، باب من دبح لغير الله

تعالیٰ، صحیح الجامع الصغیر (6112) الأدب المفرد (17)]

سے گزرے گا وہ اس کا پانی پئے گا اور جو اس کا پانی پئے گا وہ بھر بھی بچا نہیں ہوگا اور وہاں کچھ ایسے لوگ بھی آئیں گے جنہیں میں بچپانوں کا اور وہ مجھے بچپانیں کے لیکن پھر انہیں میرے سامنے سے ہٹا دیا جائے گا۔ میں کہوں گا کہ یہ تو مجھ سے ہیں (یعنی میرے امتی ہیں)۔ تو آپ ﷺ سے کہا جائے گا، آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد دین میں کیا کیا نئی چیزیں ایسا کر لیں تھیں۔ اس پر میں (محمد ﷺ) کہوں گا دور ہو وہ شخص جس نے میرے بعد دین میں تبدیلی کر لی تھی۔“ (۱)

چند ضعیف و موضوع احادیث کے متعلق امام ابن تیمیہ کا بیان

شیخ دل اسلام امام ابن تیمیہ سے اس حدیث ”میں نہ تو اپنے آسمان میں سامکا اور نہ ہی اپنی زمین میں لیکن اپنے مومن بندے کے دل میں سام گیا“ کے متعلق سوال کیا گیا تو ان کا جواب تھا:

یہ اسرائیلی روایات میں سے ہے جس کی نبی کریم ﷺ سے کوئی معروف سند نہیں ملتی اور اس کا معنی یہ ہے کہ اس کے دل میں میری محبت اور معرفت رکھ دی گئی ہے۔

اور یہ بھی روایت کیا جاتا ہے کہ:

”رب کا گھر دل ہے۔“

یہ بھی پہلی روایت کی جنس سے ہے اور اسرائیلی روایت ہے ”دل تو اللہ تعالیٰ پر ایمان اس کی معرفت اور محبت کی جگہ ہے۔ اور یہ بھی روایت کرتے ہیں۔

”میں ایک غیر معروف خزانہ تھا میں نے چاہا کہ معروف ہو جاؤں تو میں

(۱) [بحاری (6583) کتاب الرقاق : باب فی الحوصی، اربعۃ مناقبہ (3057) نسائی

(2087) ترمذی (2433) صحیح الجامع الصغیر (7027) ۱]

نے مخلوق پیدا کی، میں نے انہیں اپنی وجہ سے اور انہوں نے مجھے میری وجہ سے جانا۔“

یہ کلام نبوی نہیں اور نہ ہی اس کی کوئی صحیح یا ضعیف سند ہی میرے علم میں ہے۔ اور یہ بھی روایت کیا جاتا ہے کہ:

”اللہ تعالیٰ نے مسئلہ پیدا فرمائی تو اسے کہا کہ اِدھر آ جاؤ تو وہ آگئی، پھر اسے کہا کہ واپس چلی جاؤ تو وہ واپس چلی گئی، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے میری عزت و جلال کی قسم! میں نے تجھ سے زیادہ شان والی کوئی مخلوق پیدا ہی نہیں فرمائی، میں تیری وجہ سے ہنر کروں گا اور تیری وجہ سے عطا کروں گا۔“

یہ حدیث محدثین کے ہاں بالاتفاق من گھڑت اور باطل ہے۔ اور جو یہ حدیث روایت کی جاتی ہے کہ:

”دنیا سے محبت ہر گناہ کی جڑ ہے۔“

یہ جندب بن عبد اللہ بجلی کا قول معروف ہے، لیکن نبی کریم ﷺ سے اس کی کوئی سند معروف نہیں۔ یہ بھی روایت کیا جاتا ہے:

”دنیا مومن کا قدم (چلنے میں دو قدم کا فاصلہ) ہے۔“

یہ کلام نہ تو نبی کریم ﷺ اور نہ ہی سلف صالحین وغیرہ میں سے کسی سے معروف ہے۔ اور یہ بھی روایت کیا جاتا ہے کہ:

”جس کسی کے لیے کسی چیز میں برکت کر دی گئی تو وہ اس کا التزام کرے“ اور

”جس نے کسی چیز کو اپنے لیے لازم کر لیا وہ اسے لازم ہو جائے گی۔“

پہلا کلام تو بعض سلف سے ماثور ہے اور دوسرا باطل ہے اس لیے کہ جس نے بھی اپنے لیے کسی چیز کو لازم کیا تو وہ اللہ ﷻ کے رسول کے حکم کے مطابق کبھی لازم ہوگی اور کبھی لازم نہیں ہو سکتی۔ اور نبی ﷺ سے یہ بھی بیان کیا جاتا ہے:

”فقراء کے ساتھ مل کر قوت حاصل کرو کیونکہ کل انہیں غلبہ حاصل ہوگا اور اس کے علاوہ اور کون سا غلبہ ہے۔“

”فقیری میرا فقر ہے جس پر میں فخر کرتا ہوں۔“

یہ دونوں روایات جھوٹی ہیں، مسلمانوں کی معروف کتب میں سے کسی میں بھی نہیں پائی جاتیں۔ نبی ﷺ سے یہ بھی بیان کیا جاتا ہے۔
 ”میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔“

محدثین کے ہاں یہ حدیث ضعیف بلکہ موضوع درج کی ہے، لیکن اسے ترمذی وغیرہ نے روایت کیا ہے، اس کا وقوع تو ہے، لیکن ہے کذب بیانی۔ نبی ﷺ سے یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ:

”قیامت کے روز فقراء کو بخشا کر اللہ تعالیٰ فرمائے گا، مجھے میری عزت و جلال کی قسم! میں نے دنیا کو تم سے اس لیے دور نہیں کیا تھا کہ تم میرے نزدیک حقیر تھے، لیکن میں نے یہ کام آج کے دن تمہاری قدر و منزلت بڑھانے کے لیے کیا، میدان محشر میں جاؤ جہاں لوگ کھڑے ہیں، ان میں سے جس نے بھی تمہیں کوئی روٹی کا ٹکڑا دے کر یا پھر پانی پلا کر یا پھر کپڑا پہنا کر احسان کیا اسے جنت میں لے جاؤ۔“

شیخ صاحب کا کہنا ہے کہ یہ جھوٹ ہے، اہل علم اور محدثین میں سے کسی نے بھی اسے روایت نہیں کیا بلکہ یہ باطل اور کتاب وسنت اور اجماع کے خلاف ہے۔ اور یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ:

”جب نبی کریم ﷺ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو بنو نجار کی بچیاں وہیں لے کر نکلیں اور وہ یہ اشعار پڑھ رہی تھیں ہم پر حیۃ الوداع سے چودھویں کا چاند طلوع ہوا ہے شعروں کے آخر تک تو رسول اللہ ﷺ نے

انہیں فرمایا اپنی دفون کو حرکت دو اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے۔“

خوشی و سرور کے وقت عورتوں کا دف بجاتا صحیح ہے، نبی کریم ﷺ کے دور میں یہ کام کیا جاتا تھا، لیکن یہ قول کہ ”دفون کو حرکت دو اور انہیں ہلاؤ“ نبی ﷺ سے ثابت نہیں۔ اور یہ روایت بھی آپ ﷺ سے بیان کی جاتی ہے کہ:

”اے اللہ! تو نے مجھے میری سب سے محبوب جگہ سے نکالا ہے تو مجھے اپنی سب سے محبوب جگہ میں رہائش عطا فرما۔“

یہ حدیث بھی باطل ہے، ترمذی وغیرہ نے اسے روایت کیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے تو (مدینہ کے بجائے) مکہ کو یہ کہا تھا کہ یقیناً تو میرے نزدیک احب البلاد یعنی شہروں میں سب سے زیادہ محبوب ہے اور یہ بھی فرمایا تھا کہ تو اللہ کے ہاں بھی احب البلاد ہے۔ نبی کریم ﷺ کے متعلق یہ بھی بیان کیا جاتا ہے:

”جس نے میری اور میرے باپ کی ایک ہی سال میں زیارت کی وہ جنت میں داخل ہوگا۔“

یہ جھوٹی اور من گھڑت روایت ہے، اہل علم میں سے کسی نے بھی اسے روایت نہیں کیا۔ علی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا جاتا ہے:

”ایک دیہاتی نے نماز پڑھی اور ٹھوگے مارے یعنی اس میں جلدی کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اسے کہنے لگے نماز میں جلدی نہ کر، تو وہ دیہاتی کہنے لگا اے علی! اگر یہ ٹھوگے تیرا باپ بھی مار لیتا تو وہ آگ میں داخل نہ ہوتا۔“

یہ بھی کذب اور جھوٹ ہے اور جو یہ بیان کرتے ہیں کہ:

”حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ کو قتل کیا تھا۔“

یہ بھی کذب و جھوٹ ہے اس لیے کہ ان کا والد تو نبی کریم ﷺ کی بعثت سے قبل ہی فوت ہو چکا تھا۔ اور نبی ﷺ کے متعلق یہ بھی روایت بیان کی جاتی ہے:

”جب آدم علیہ السلام ابھی پانی اور مٹی کے درمیان تھے تو میں نبی تھا اور میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم علیہ السلام نہ پانی میں تھے اور نہ ہی مٹی میں۔“
 یہ الفاظ بھی باطل ہیں۔ اور یہ روایت بھی بیان کی جاتی ہے:
 ”غیر شادی شدہ کا بستر آگ ہے“ آدمی عورت کے بغیر اور عورت آدمی کے بغیر مسکتی ہے۔“

اس کلام کا ثبوت نبی کریم ﷺ سے نہیں ملتا۔ اور یہ بھی ثابت نہیں ہے کہ:

”جب ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ بنایا تو اس کے ہر کونے میں ایک ہزار رکعت نماز پڑھی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ: اے ابراہیم! یہ کیا ہے؟ بھوک مٹائی جا رہی ہے یا کہ پردہ پوشی؟“

یہ بھی ظاہری کذب و جھوٹ ہے اس کا مسلمانوں کی کتب میں وجود تک نہیں ملتا۔ اور ایک یہ روایت بھی بیان کرتے ہیں:

”فتنے کو کراہت کی نظر سے نہ دیکھا کرو کیونکہ اس میں منافقوں کی جڑ کاٹی جاتی ہے۔“

یہ روایت نبی کریم ﷺ سے ثابت اور معروف نہیں۔ اور یہ روایت بھی نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں:

”میں نے اپنی امت کے گناہ دیکھے تو سب سے بڑا گناہ یہ تھا کہ کسی نے آیت

سیکھی اور اسے بھلا دیا“ یہ سب سے بڑا گناہ تھا۔“

اگر یہ حدیث صحیح ہو تو اس کا معنی یہ ہے کہ جس نے آیت سیکھی پھر اس کی تلاوت کرنا

بھول گیا۔ اور ایک حدیث کے لفظ ہیں

”میری امت کے گناہوں میں سے یہ بھی ہے کہ ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے

قرآن مجید کی آیات دیں تو وہ اس سے سو گیا حتیٰ کہ وہ اسے بھول گئیں۔“

تو لہذا ان امراض کے معنی میں ہے کہ اس نے قرآن مجید سے اعراض کر لیا اس پر

ایمان نہ لایا اور عمل بھی نہ کیا، لیکن اسے پڑھنے میں سستی کرنا ایک گناہ ہے۔ اور یہ بھی روایت کیا جاتا ہے:

”قرآن مجید میں ایک ایسی آیت ہے جو محمد اور آل محمد سے بھی بہتر ہے“
 قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ کلام ہے مخلوق نہیں کسی دوسرے سے تشبیہ
 نہیں دی جائے گی۔“

لے کورہ الفاظ ثابت اور ثور نہیں ہیں۔ اور نبی ﷺ سے یہ بھی بیان کیا جاتا ہے
 ”جس نے علم نافع حاصل کیا اور اسے مسلمانوں سے چھپایا تو اللہ تعالیٰ اسے
 قیامت کے دن آگ کی لگام پہنائے گا۔“

سنن میں اس معنی کی حدیث معروف ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”جس سے کسی
 علم کا سوال کیا گیا اور وہ اس کا علم رکھتے ہوئے بھی چھپائے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے
 آگ کی لگام ڈالے گا۔“ نبی ﷺ سے یہ بھی بیان کیا جاتا ہے۔

”جب تم میرے صحابہ میں پیدا شدہ اختلاف تک پہنچو تو وہیں رک جاؤ اور کچھ
 نہ کہو اور جب قضاء و قدر کے مسئلہ میں آؤ تو پھر بھی خاموشی اختیار کر لو۔“
 یہ روایت منقطع اسناد کے ساتھ معروف ہے۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے:

”نبی کریم ﷺ نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے فرمایا اور وہ دودوا گور کھارہے تھے۔“

اس روایت میں دودوا کا کلمہ نبی ﷺ کا کلام نہیں بلکہ یہ باطل ہے۔ اور نبی کریم ﷺ
 سے یہ بھی بیان کیا جاتا ہے۔

”جس نے کسی عورت سے زنا کیا اور اس سے بیٹی پیدا ہوئی تو زانی اپنی زانیہ
 بیٹی سے شادی کر سکتا ہے۔“

یہ قول بعض فیر شافعیوں کا ہے اور بعض نے اسے امام شافعی سے نقل کیا ہے کچھ شافعی
 مسلک کے حاملین اس کا انکار کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ: اس کی حلت کی تصریح نہیں کی

لیکن رضاعت میں اس کی مراحت کی ہے مثلاً۔

جب بچی نے زنا کے حمل والی عورت کا دودھ پیا، اور عام علامہ یعنی امام احمد رحمہ اللہ اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ وغیرہ اس کی حرمت پر متفق ہیں اور امام مالکؒ کا بھی صحیح قول یہی ہے۔ اور یہ روایت بھی پیش کی جاتی ہے:

”سب سے حق اور اچھی اجرت کتاب اللہ پر اجرت لینا ہے۔“

ہاں یہ ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سب سے اچھی اجرت کتاب اللہ کی ہے لیکن یہ بات دم کے متعلق حدیث میں ہے اور یہ معاوضہ اس قوم کے مریض کی عافیت اور صحیح ہونے پر تھا نہ کہ تلاوت کرنے پر۔ اور جو یہ روایت بیان کی جاتی ہے:

”جس کسی نے ذی پر علم کیا، اس کی طرف سے اللہ تعالیٰ جھگڑا کرے گا یا میں

قیمت کے دن اس کا مقدمہ لڑوں گا۔“

یہ روایت ضعیف ہے لیکن یہ معروف ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے کسی معاہدہ کو ناحق قتل کیا وہ جنت کی خوشبو بھی حاصل نہیں کر سکے گا۔ اور نبی کریم ﷺ سے یہ بھی بیان کیا جاتا ہے:

”جس کسی نے مسجد میں چراغ جلیا تو جب تک مسجد میں اس کی روشنی رہے گی

فرشتے اور عرش اٹھانے والے اس کی بخشش کی دعا کرتے رہیں گے۔“

میرے علم کے مطابق اس روایت کی کوئی سند نبی ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔ (1)

ضعیف و موضوع احادیث کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی تنبیہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿يَكُونُ فِي آيَةِ الرَّمَانِ ذَهَابُ الْوَنِّ كَذَابُ الْوَنِّ يَأْتُوا نَحْمَ مِنْ

الْأَحَادِيثُ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنَّهُمْ وَلَا آبَاءُكُمْ، فَإِنَّا كُفُّمُ وَإِنَّا هُمْ لَا يُجِئُونَكُمْ وَلَا يَفْتِنُونَكُمْ ﴿١﴾

”آخری زمانہ میں دجال اور کذاب ہوں گے وہ تمہارے سامنے ایسی ایسی احادیث پیش کریں گے جو نہ کبھی تم نے سنی ہوں گی اور نہ ہی تمہارے آباء و اجداد نے۔ لہذا اپنے آپ کو ان سے بچائے رکھنا“ (کہیں ایسا نہ ہو کہ) وہ تمہیں گمراہ کر دیں اور فتنے میں ڈال دیں۔“ (۱)

اس فرمان نبوی کی رو سے آج ہم میں سے ہر مسلمان کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ہر ممکن طریقے سے خود کو بھی ضعیف و من گزرت احادیث پر عمل سے بچائے اور دوسروں کو بھی ان سے روکنے کی کوشش کرے۔

ضعیف احادیث اور بدعات پر عمل سے ہم کیسے بچیں؟

اس کے لیے سب سے پہلے تو یہ ضروری ہے کہ کسی بھی خطیب یا واعظ کے بیان کردہ مسئلے کو بلا دلیل اور بلا حوالہ قبول نہ کیا جائے۔ دوسرے یہ کہ ہم اپنے اندر دینی مسائل کی تحقیق کا شوق پیدا کریں، خود کتاب و سنت، صحیح احادیث کی کتب (مثلاً بخاری و مسلم وغیرہ) اور دیگر دینی کتابوں کا مطالعہ کریں، علوم اسلامیہ کے حصول کے لیے وقت نکالیں، جہاں کسی بات کی سمجھ نہ آئے یا کسی اختلاف فی مسئلے میں کچھ بھائی نہ دے تو صرف ایک ہی علاقائی عالم پر اعتماد کیے بغیر مختلف مکاتب فکر کے علماء سے استفسار کریں، ان سے ان کے بیان کردہ موقف کے دلائل طلب کریں، پھر ان کے دلائل کو کتاب و سنت، صحیح احادیث اور محدثین کے مقرر کردہ اصول حدیث پر پرکھیں، پھر جس کی رائے اقرب الی الحق معلوم ہو اسے مضبوطی سے پکڑ لیں، لیکن یہاں یہ بھی یاد رہے کہ اگر اس کے بعد پھر کبھی معلوم ہو کہ یہ موقف بھی درست نہیں تھا

(۱) [مسلم (۷) مقدمة - باب النہی عن الروایة عن الصحفاء والاحتیاط فی تحملها]

بلکہ کوئی اور موقف برحق تھا تو فوراً اپنا قدیم موقف چھوڑ کر درست موقف اپنائیں۔

ہمیں یہ ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ جب ہم دنیاوی اشیاء حاصل کرنے کے لیے تحقیق کرتے ہیں کہ فلاں چیز کیسی ہے کہاں سے ملے گی مناسب قیمت پر کہاں سے میسر آئے گی کون سی چیز زیادہ پائیدار ہے وغیرہ وغیرہ؟ اس کے لیے لوگوں سے پوچھتے ہیں مختلف بازاروں میں پھرتے ہیں وقت نکالتے ہیں تو ہم یہ کیسے سوچ لیتے ہیں کہ صحیح دینی معلومات بغیر ہماری محنت و کوشش کے اور بغیر تحقیق و تفتیش کے از خود ہمارے گھروں تک پہنچ جائیں گی۔ حالانکہ دینی معاملات دنیاوی معاملات سے زیادہ اہمیت کے حامل ہیں کیونکہ ان کا تعلق اس ہمیشہ کی زندگی سے ہے جہاں اگر کوئی کامیاب ہو گیا تو وہ ہمیشہ ناز و نعم میں رہے گا اور جو ناکام ہو گیا وہ ہمیشہ غم و غم میں رہے گا دو چار رہے گا وہاں موت بھی نہیں آئے گی کہ خلاصی کا سامان فراہم کر سکے۔

اس لیے دنیاوی اشیاء سے کہیں زیادہ ہمیں مسائل شرعیہ کو جاننے سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں کمزور اور من گھڑت روایات کی معرفت عطا فرمائے بدعات و خرافات سے محفوظ رکھے سیدھے راستے کی ہدایت دے اور موت تک اسی پر قائم رکھے۔ (آمین یا رب العالمین)

ضعیف احادیث کی پہچان کے سلسلہ میں شیخ محمد صالح المنجد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان

کسی نے دریافت کیا کہ آپ کے علم میں ہوتا چاہیے کہ ہم پر نبی کریم ﷺ کی اتباع ضروری ہے لیکن ہم آج یہ یقین کیسے کریں کہ موجودہ احادیث تبدیل شدہ یا جھوٹی نہیں؟ گزارش ہے کہ آپ یہ ذہن میں رکھیں میں احادیث کو نہ تو صحیح کہتا ہوں اور نہ ہی کسی حال میں لفظ کہتا ہوں لیکن کچھ مسلمانوں نے جتنی بھی احادیث مجھے بیان کیں وہ سب کی سب ضعیف اور موضوع تھیں میں حسب استطاعت احادیث پر عمل کرتا ہوں آپ سے

گزارش ہے کہ اس موضوع میں معلومات دے کر تعاون کریں؟

شیخ نے جواب دیا کہ

① اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی حفاظت کا ذمہ لے رکھا ہے اور اسی ضمن میں کتاب اللہ کی حفاظت بھی ایک معجزہ ہے اور اس کے ساتھ سنت نبوی ہے جو کہ قرآن مجید کو بچھنے میں معاون ہے اللہ تعالیٰ کافران کچھ اس طرح ہے

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَٰؤُلَاءِ ۖ هُمْ يَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا ۖ يُرِيدُونَ أَنْ يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِسَافِهَاتِهِمْ ۚ فَلَا يُغْنِي عَنْهُمْ كُفْرُهُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ غَلِيظُ الْعِقَابِ ۖ﴾ [الحجر . 9]

”بلاشبہ ہم نے ہی ذکر کو نازل فرمایا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔“

اس آیت میں ذکر سے مراد قرآن و سنت ہیں کیونکہ یہ دونوں کو شامل ہوتا ہے۔

② بہت سے لوگوں نے ماضی اور حاضر میں یہ کوشش کی کہ شریعت مطہرہ اور احادیث نبویہ میں ضعیف اور موضوع احادیث داخل کی جائیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ کوشش کامیاب نہیں ہونے دی اور ایسا سہاب مہیا کر دیئے جس سے اپنے دین کی حفاظت فرمائی، انہی اسباب میں سے ثقہ علمائے کرام کی جماعت ہے جنہوں نے روایات احادیث کی چھان پچھ کی ان کے مصادر کا پیچھا کیا اور راویوں کے حالات کا پتہ چلایا۔

حتیٰ کہ انہوں نے یہ بھی ذکر کیا کہ راوی کو اختلاط کب ہوا اور اختلاط سے قبل اس سے کس نے روایت کی اور اختلاط کے بعد کس نے روایت بیان کی اور وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ راوی نے سفر کہاں اور کتنے کیے اور کس کس ملک اور شہر میں داخل ہوئے اور وہاں کس کس سے احادیث حاصل کیں تو اس طرح یہ ایک لمبی فہرست بن جاتی ہے جس کا شمار ممکن نہیں یہ سب کچھ اس پر دلالت کرتا ہے کہ دشمنان اسلام جتنی بھی تحریف و تہدید کی کوشش کر لیں پھر بھی یہ امت اپنے دین کی حفاظت کرتی ہے اور دین محفوظ ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے:

”فرشتے آسمان کے پہرے دار ہیں اور اہل حدیث زمین کے پہرے دار ہیں۔“

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے۔

ہارون الرشید ایک زندیق کو قتل کرنے لگا تو اس بے دین نے کہا 'اس ایک ہزار حدیث کا کیا کرو گے جو میں نے گھڑی ہیں' تو ہارون الرشید کہنے لگا 'اے اللہ کے دشمن تو کہاں پھر رہا ہے ابو اسحاق فزاری اور عبد اللہ بن مبارک رحمہما اللہ اس کی چھان پھانک کر کے حرف حرف نکال دیں گے۔

طالب علم احادیث کی اسانید اور کتب رجال اور جرح و تعدیل سے راویوں کے حالات دیکھتے ہوئے آسانی و سہولت ضعیف اور موضوع احادیث کو پہچان سکتا ہے۔

③ بہت سارے علماء نے ضعیف اور موضوع احادیث کو ایک جگہ پر بھی جمع کر دیا ہے (جیسا کہ اگلے عنوان کے تحت ان کا ذکر آ رہا ہے۔ راقم) تاکہ انسان کو اس کی پہچان میں آسانی رہے اور وہ ضعیف اور موضوع احادیث سے خود بھی بچے اور دوسروں کو بھی بچنے کی تلقین کرے۔

④ اور جس طرح سائل کا یہ کہنا ہے کہ وہ ضعیف اور موضوع احادیث سنتا ہے 'تو الحمد للہ اس سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ وہ صحیح 'ضعیف اور موضوع میں تمیز کرتا ہے' یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو کہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دین کی حفاظت کرتا ہے اس کے متعلق ادھر پر بیان کیا جا چکا ہے۔

⑤ ہم سائل کو یہ نصیحت کرتے ہیں کہ وہ جرح و تعدیل اور مصطلح الحدیث کی کتب کا مطالعہ کرے تاکہ اسے سنت نبویہ میں کی گئی خدمت کی معرفت ہو اللہ تعالیٰ ہی توفیق بخشنے والا ہے۔

وہ کتب جن میں ضعیف احادیث یکجا کرنے کی کوشش کی گئی ہے

- 2- ضعيف الجامع الصغير للألبانى
- 3- ضعيف الترغيب والترهيب للألبانى
- 4- ضعيف أبو داود للألبانى
- 5- ضعيف ترمذى للألبانى
- 6- ضعيف نسائى للألبانى
- 7- ضعيف ابن ماجه للألبانى
- 8- الفوائد المجموعة فى الأحاديث الموضوعة للشوكانى
- 9- الأسرار المرفوعة فى الأحاديث الموضوعة لابن عراق
- 10- اللآلئ المصنوعة فى الأحاديث الموضوعة للسيوطى
- 11- العلل المتناهية لابن جوزى
- 12- كتاب الموضوعات لابن جوزى
- 13- المنار المنيف لابن القيم

(بقلم : حافظ عمران ايوب الدامورى رحمته الله)

ارشاد نبوی ہے کہ

”آخری زمانہ میں دجال اور کذاب ہوں گے وہ

تمہارے سامنے ایسی ایسی احادیث پیش کریں گے جو نہ کبھی تم

نے سنی ہوں گی اور نہ ہی تمہارے آباء و اجداد نے۔ لہذا اپنے آپ کو

ان سے بچائے رکھنا (کہیں ایسا نہ ہو کہ) وہ تمہیں گمراہ کر دیں

اور حقے میں ڈال دیں۔“

[مسلم (7)]

﴿ بے حیائی اور برائی سے نہ روکنے والی نماز نماز نہیں ﴾

(1) ﴿ مَنْ لَمْ تَنْهَ صَلَاتُهُ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ فَلَا صَلَاةَ لَهُ ﴾

”جس کی نماز اسے بے حیائی اور برائی سے نہیں روکتی اس کی کوئی نماز نہیں۔“

ایک روایت میں یہ لفظ ہیں:

﴿ مَنْ لَمْ تَنْهَ صَلَاتُهُ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ لَمْ يَرْزُقْ مِنَ اللَّهِ إِلَّا بَغْلاً ﴾

”جس کی نماز اسے بے حیائی اور برائی کے کاموں سے نہیں روکتی وہ

صرف اللہ سے دوری میں ہی اضافہ کرتا ہے۔“

﴿ مسجد میں فضول گفتگو نیکیوں کو کھا جاتی ہے ﴾

(2) ﴿ الْحَدِيثُ فِي الْمَسْجِدِ يَأْكُلُ الْخَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّهَائِمُ الْعَبَثُ ﴾

الغبيث

”مسجد میں (فضول) گفتگو کرنا نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے موش

گھاس کو کھا جاتے ہیں۔“

اور ایک دوسری روایت میں یہ لفظ ہیں:

﴿ الْحَدِيثُ فِي الْمَسْجِدِ يَأْكُلُ الْخَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ ﴾

(1) [باطل امام ذہبی نے کہا کہ امین حنیف نے کہا ہے یہ کذب و افتراء ہے۔ حافظ عراقی نے کہا کہ

اس کی سند کمزور ہے۔ شیخ البانی نے کہا کہ یہ روایت باطل ہے۔ فقہ سعد کے اقبارسے ثابت ہے

اور نہ ہی متن کے اقبارسے۔ [مہزان الاعتدال (293/3) تحریج الاحیاء (143/1)

”مسجد میں باتیں کرنا حسرت کو یوں دکھاتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو دکھاتی ہے۔“

﴿ دنیا اور آخرت کے لیے عمل کی مثال ﴾

(3) ﴿ اَعْمَلْ لِدُنْيَاكَ كَمَاتِكَ تَعْمَلْ أَبَدًا ۖ وَاعْمَلْ لْآخِرَتِكَ كَمَاتِكَ تَمُوتْ غَدًا ۙ ﴾

”اپنی دنیا کے لیے یوں عمل کرو گویا تم ہمیشہ زندہ رہو گے اور اپنی آخرت کے لیے یوں عمل کرو گویا تم کل ہی فوت ہو جاؤ گے۔“

﴿ رسول اللہ ﷺ ہر متقی کی خوش بختی کا محور ﴾

(4) ﴿ اَنَا جُذُوعُ نَخْلٍ نَقِيٍّ ۙ ﴾

”میں ہر متقی کی خوش بختی کا محور ہوں۔“

﴿ رسول اللہ ﷺ کی بعثت بحیثیت معلم ﴾

(5) ﴿ اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا ۙ ﴾

”مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے۔“

(2) [حافظ عراقیؒ نے کہا کہ مجھے اس کی کوئی اصل نہیں ملی۔ امام عبد الوہاب بن تہی الدین اسکی سے کہہ کہ میں نے اس کی کسی سند کو نہیں پایا۔ شیخ البانیؒ نے فرمایا ہے کہ اس کی کوئی اصل نہیں۔ [توضیح الاحیاء (1/136) حنف۔ شافعیہ نسکی (4/145) السلسلة الصحيحة (4)]

(3) [شیخ البانیؒ نے کہا ہے کہ یہ روایت مرفوعاً ثابت نہیں یعنی یہ ثابت نہیں کہ یہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے۔ [الصحيفة (8)]

(4) [امام سیوطیؒ نے کہا ہے کہ میں نے روایت کو نہیں پایا۔ شیخ ابوالحسن نے کہا ہے کہ میں نے اس کی کوئی اصل نہیں۔ [الحدوی حسیوطی (2/89) السلسلة الصحيحة (9)]

(5) [حافظ عراقیؒ نے کہا ہے کہ میں نے اس کی سند ضعیف ہے۔ شیخ البانیؒ نے بھی اسے ضعیف کہا ہے۔ [توضیح الاحیاء (1/1) السلسلة الصحيحة (11)]

(6) ﴿أَوْحَى اللَّهُ إِلَى الدُّنْيَا أَنْ أَخْلِيَنِي مِنْ خِدْمَتِي وَأَتَّبِعَنِي مَنْ خَلَقَكَ﴾
 ”اللہ تعالیٰ نے دنیا کی طرف وحی کی کہ جس نے میری خدمت کی تو اس کی خدمت کر
 اور جس نے تیری خدمت کی تو اسے تھکا دے۔“

(7) ﴿إِيَّاكُمْ وَخَصَرَاءَ الدِّينِ لَقِيلُ مَا خَصَرَاءَ الدِّينِ؟ قَالَ : الْمَرْأَةُ
 الْحَسَنَاءُ عَلَى الْمُسْتِ السُّوءِ﴾
 ”ظاہری سرسبز چیز سے بچو۔ دریافت کیا گیا کہ اس سے کیا مراد ہے؟ تو آپ ﷺ
 نے فرمایا ’خوبصورت عورت جو بری نشوونما میں ہو۔“

(8) ﴿صَفَاءٍ مِنْ أُمَّتِي إِذَا ضَلَعَا صَلَاحَ النَّاسِ الْأَمْرَاءُ وَالْفُقَهَاءُ﴾
 ”میری امت کی دو قسمیں اگر درست ہو جائیں تو (سب) لوگ درست ہو
 جائیں ایک امراء اور دوسرے فقہاء۔“
 ایک روایت میں یہ لفظ ہیں

﴿صَفَاءٍ مِنْ أُمَّتِي إِذَا ضَلَحَا صَلَاحَ النَّاسِ الْأَمْرَاءُ وَالْعُلَمَاءُ﴾

(6) [موضوع فتح لائی نے اس روایت کو موضوع قرار دیا ہے۔] [تسریع الشریعۃ للکافی (303، 2) النوائد المجموعۃ للشوکانی (712) السلسلة الضعیفة (12)]
 (7) [ضعیف جدا۔ حافظ عراقی اور امام ابن مقفع نے اسے ضعیف کہا ہے۔ شیخ البانی نے کہا ہے
 کہ یہ روایت بہت زیادہ ضعیف ہے۔] [حریج الاحیاء (42) سلسلة ضعيفة (14)]

”اگر میری امت کے دو قسم کے لوگ درست ہو جائیں تو (تمام) لوگ درست ہو جائیں، امراء اور علماء۔“

میرے مرتبے کا وسیلہ پکڑو

(9) ﴿تَوَسَّلُوا بِنَجَاحِي، فَإِنَّ نَجَاحِي عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمٌ﴾

”میرے مقام و مرتبے کا وسیلہ پکڑو کیونکہ میرا مرتبہ اللہ کے ہاں بہت بڑا ہے۔“

نماز کے لیے نکلنے وقت دعا کرنے سے ہزار فرشتوں کی استغفار

(10) ﴿مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ بِحَقِّ السَّابِلِينَ عَلَيْكَ، وَأَسْأَلُكَ بِحَقِّ مَنْشَأِ هَذَا فَإِنِّي لَمْ أَخْرُجْ أَضْرًا وَلَا بَطَرًا أَقْبَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ وَاسْتَغْفَرَ لَهُ أَلْفَ مَلَكٍ﴾

”جو شخص اپنے گھر سے نماز کے لیے نکلا اور اس نے کہا: اے اللہ! میں تجھ سے ان مانگنے والوں کے طفیل سوال کرتا ہوں جو تجھ سے مانگتے ہیں اور اپنے اس چلنے کے طفیل سوال کرتا ہوں اور بے شک میں غرور و تکبر سے باہر نہیں نکلا ہوں تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنے چہرے کے ساتھ متوجہ ہوتے ہیں اور اس کے لیے ایک ہزار (1,000) فرشتے استغفار کرتے ہیں۔“

(8) [موضوع امام احمد نے کہا ہے کہ اس روایت کا ایک راوی کذاب تھا وہ حدیثیں گھڑا کرتا تھا۔ امام ابن مبین اور امام دارقطنی نے بھی اس کی شکل ہی کہا ہے۔ شیخ البانی نے کہا ہے کہ یہ روایت موضوع (یعنی من گھڑت) ہے۔ (تعیین الاحیاء (6/1) السلسلة الضعيفة (16))]

(9) [امام ابن تیمیہ اور شیخ البانی نے کہا ہے کہ اس کی کوئی اصل نہیں۔] [اقتضاء الصراط المستقیم لابن تیمیہ (415/2) السلسلة الضعيفة (22)]

(10) [ضعیف، امام منذری نے اسے ضعیف کہا ہے۔ حافظ یحییٰ نے کہا ہے کہ اس کی سند ضعیف، کاسل ہے۔ شیخ البانی نے بھی اسے ضعیف کہا ہے۔] [الترغیب والترہیب للمسنی]

(11) ﴿الْخَيْرُ فِيَّ وَلَيْسَ أَتَى إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ﴾

”خیر و بھلائی مجھ میں اور تا قیامت میری امت میں ہے۔“

عصر کے بعد سونے سے عقل خراب ہو جانے کا اندیشہ

(12) ﴿مَنْ نَامَ بَعْدَ الْعَصْرِ، فَخُطِلَ عَقْلُهُ، فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ﴾

”جو شخص عصر کے بعد سویا اور اس کی عقل کو جھینا مار لیا گیا (یعنی عقل ختم کر دی گئی) تو وہ سوائے اپنے نفس کے ہرگز کسی کو ملامت نہ کرے۔“ (12)

بے وضوہ ہونے کے بعد وضوہ کرنے کی ترغیب

(13) ﴿مَنْ أَخَذَتْ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ فَقَدْ جَفَّائِي وَمَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُعْصِلْ فَقَدْ جَفَّائِي

وَمَنْ صَلَّى وَلَمْ يَذْغُبْ فَقَدْ جَفَّائِي وَمَنْ ذَعَابِي فَلَمْ أُجِبْهُ فَقَدْ جَفَّائِي وَلَسْتُ

بِرَبِّ جَنَابٍ﴾

”جو بے وضوہ ہوا اور اس نے وضوہ نہ کیا تو یقیناً اس نے مجھ پر ظلم کیا، جس نے وضوہ

کیا اور نماز نہ پڑھی تو یقیناً اس نے مجھ پر ظلم کیا، جس نے نماز پڑھی اور مجھ سے دعا نہ مانگی تو

یقیناً اس نے مجھ پر ظلم کیا اور جس نے مجھ سے دعا مانگی لیکن میں نے اس کی دعا قبول نہ کی تو

(11) [حافظ ابن حجر نے کہا ہے کہ میں اس روایت کو نہیں جانتا۔] الحفاصہ الحسنۃ للسعوی

(ص 208) حرید اس روایت کی تفصیل کے لیے دیکھئے، تذکرۃ الموضوعات للفتی (68)

الأسرار المرموعة فی الأخبار الموضوعة للقراری (ص 195)

(12) [امام ابن جوزی نے اس روایت کو "الموضوعات" (69/3) میں امام سیوطی نے

اللائح المصنوعة" (279/2) میں اور امام ذہبی نے "قریب الموضوعات" (839)

میں نقل کیا ہے۔]

یقیناً میں نے اس پر ظلم کیا اور میں ظالم رب نہیں ہوں۔“

﴿ حج کے دوران قبر نبوی کی زیارت کی ترغیب ﴾

(14) ﴿ مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ وَلَمْ يَزُرْنِي فَقَدْ جَفَانِي ﴾

”جس نے بیت الشکاح حج کیا اور میری زیارت نہ کی تو بلاشبہ اس نے مجھ پر زیادتی کی۔“

﴿ حج کے دوران قبر نبوی کی زیارت کی فضیلت ﴾

(15) ﴿ مَنْ حَجَّ فَرَّادَ قَبْرِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ ، كَانَ كَمَنْ ذَارَنِيْ لِيْ خِيَانِيْ ﴾

”جس نے حج کیا اور میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو وہ ایسے شخص کی مانند ہے جس نے میری زندگی میں ہی میری زیارت کی۔“

﴿ امت کا اختلاف رحمت ہے ﴾

(16) ﴿ اَلْخِلَافُ اُمْنِيٌّ رَّحْمَةٌ ﴾

”میری امت کا اختلاف رحمت ہے۔“

(13) [موضوع : امام مہدائیؑ نے اسے موضوع (یعنی من گھڑت و خود ساختہ) کہا ہے۔] [الموضوعات

(53)] [شیخ البانیؒ نے بھی اسے موضوع قرار دیا ہے۔] [السلسلة الصحيحة (4/4)]

(14) [موضوع : امام ذہبیؒ، امام مہدائیؑ اور امام شوکانیؒ اسے موضوع قرار دیا ہے۔] [تسویب

الموضوعات (600) الموضوعات للمصنفی (52) العوائد المجموعة لمشوکی

(326)]

(15) [موضوع : امام ابن تیمیہؒ نے اسے ضعیف کہا ہے۔] [شیخ البانیؒ نے اسے موضوع کہا ہے۔]

[قاعدة حلیة لابی تبیة (57) السلسلة الصحيحة (47) حریر ویکٹر۔ ذخیرة الحفاظ

لابن القیرانی (5250/4)]

(16) [موضوع . الأسرار المرفوعة (506) تریبہ الشریعة (402/2) شیخ البانیؒ نے کہا ہے کہ

اس کی کوئی اصل نہیں۔] [السلسلة الصحيحة (11)]

کسی بھی صحابی کی اتباع ذریعہ ہدایت

(17) ﴿أَصْحَابِي كَالنَّجْمِ بَابِهِمْ أَفْتَدَيْتُمْ أَهْلَيْتُمْ﴾

”میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے جس کی بھی پیروی کرو گے ہدایت پا جاؤ گے۔“

ایک دوسری روایت میں یہ لفظ ہیں

﴿إِنَّمَا أَصْحَابِي مِثْلُ النُّجُومِ فَمَنْهُمْ أَخْلَقْتُمْ بِقَوْلِهِ أَهْلَيْتُمْ﴾

”بلاشبہ میرے صحابہ ستاروں جیسے ہیں ان میں سے جس کے قول کو بھی تم پکڑ لو گے ہدایت پا جاؤ گے۔“

نفس کی پہچان ہی رب کی پہچان ہے

(18) ﴿مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ﴾

”جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا یقیناً اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔“

مجھے میرے رب نے ادب سکھایا

(19) ﴿أَذَيْتَنِي رَبِّي فَأَحْسَنَ تَأْدِيبِي﴾

”میرے رب نے مجھے ادب سکھایا اور خوب اچھا مہذب بنایا۔“

(17) [موضوع امام ابن حزم نے کہا ہے کہ یہ جھوٹی اور باطل خبر ہے ہرگز ثابت نہیں۔] الاحکام

فی اصول الاحکام (64/5) فتح البانی نے اسے موضوع کہا ہے۔ [السلسلة المصيبة

(66) مزید دیکھئے جامع بیان العلم وفضلہ لابن عبد البر (91/2)]

(18) [موضوع الاسرار السرفوعة (506) نرہ للشریعة (402/2) تذکرة الموصوعات (11)]

(19) [امام ابن تیمیہ نے کہا ہے کہ اس کی کوئی ثابت سند معروف نہیں۔] احادیث القصاص (78)

امام شوکانی نے اسے ”الموائد المجموعة“ (1020) میں اور شیخ فتنی نے ”تذکرة

المصوعات“ (87) میں نقل کیا ہے۔]

﴿ توبہ سے حاصل ہونے والی چیزیں ﴾

۱۲۹) ﴿مَنْ تَابَ إِلَىٰ رَبِّهِ﴾

”جو اپنے رب کی طرف توبہ کرے“

﴿ توبہ سے حاصل ہونے والی چیزیں ﴾

۱۳۰) ﴿مَنْ تَابَ إِلَىٰ رَبِّهِ﴾

”جو اپنے رب کی طرف توبہ کرے“

۱۳۱) ﴿مَنْ تَابَ إِلَىٰ رَبِّهِ﴾

﴿ توبہ سے حاصل ہونے والی چیزیں ﴾

۱۳۲) ﴿مَنْ تَابَ إِلَىٰ رَبِّهِ﴾

”جو اپنے رب کی طرف توبہ کرے“

۱۳۳) ﴿مَنْ تَابَ إِلَىٰ رَبِّهِ﴾

”جو اپنے رب کی طرف توبہ کرے“

۱۳۴) ﴿مَنْ تَابَ إِلَىٰ رَبِّهِ﴾

”جو اپنے رب کی طرف توبہ کرے“

۱۳۵) ﴿مَنْ تَابَ إِلَىٰ رَبِّهِ﴾

”جو اپنے رب کی طرف توبہ کرے“

۱۳۶) ﴿مَنْ تَابَ إِلَىٰ رَبِّهِ﴾

”جو اپنے رب کی طرف توبہ کرے“



”قیامت کی فکر ساتھ (60) سال کی عبادت سے بہتر ہے۔“

مسجد کا پڑوسی گھر میں نماز ادا نہیں کر سکتا

(33) ﴿ لَا صَلَاةَ لِبَعَارِ الْمَسْجِدِ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ ﴾

”مسجد کے پڑوسی کی نماز صرف مسجد میں ہی ہوتی ہے (گھر میں نہیں)۔“

حجر اسود اللہ کا دایاں ہاتھ

(34) ﴿ الْحَبَرُ الْأَسْوَدُ يَمِينُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ يُضَافُ بِهَا عِبَادَةُ ﴾

”حجر اسود زمین میں اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ ہے وہ اس کے ساتھ اپنے بندوں سے مصافحہ کرتا ہے۔“

روزے تندرستی کی ضمانت

(35) ﴿ صُومُوا تَصِحُّوا ﴾

”روزے رکھو صحت مند بن جاؤ گے۔“

(32) [موضوع : تریہ الشریعة (305/2) العوائد المصنوعة (723) ترتیب الموضوعات (964)]

(33) [ضعیف : ضعاف النارقطی (362) التلاوی المصنوعة (16/2) العائل المتناہیة (693/1)]

(34) [موضوع : تاریخ بغداد للمطیب (328/6) العائل المتناہیة (944/2) السلسلة الضعيفة (223)]

(35) [ضعیف : تصحیح الاحیاء (87/3) لذكر الموضوعات (70) الموضوعات للصفانی (72)]

(36) ﴿أَوْصَايَ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْجَارِ إِلَى أَرْبَعِينَ ذَارًا، عَشْرَةً مِنْ هَاهُنَا، وَعَشْرَةً مِنْ هَاهُنَا، وَعَشْرَةً مِنْ هَاهُنَا، وَعَشْرَةً مِنْ هَاهُنَا﴾

”مجھے جبریل علیہ السلام نے چالیس (40) گھروں تک پڑوس کے ساتھ (حسن سلوک کی) وصیت کی ہے، چالیس اس طرف سے، چالیس اس طرف سے، چالیس اس طرف سے اور چالیس اس طرف سے (یعنی اپنے گھر کے چاروں طرف دس دس گھر پڑوس میں شامل ہیں)۔“

کائنات کی تخلیق رسول اللہ ﷺ کے لیے

(37) ﴿لَوْلَاكَ مَا خَلَقْتُ الدُّنْيَا﴾

”(اے پیغمبر!) اگر تو نہ ہوتا تو میں دنیا کو پیدا نہ کرتا۔“

سورۃ واقعہ کی تلاوت سے تفروقات کا خاتمہ

(38) ﴿مَنْ لَمَّا سُورَةُ الْوَاقِعَةِ مِنْ كُلِّ لَيْلَةٍ لَمْ تَجِبْهُ لَاقَةً أَبَدًا﴾

”جس نے ہر رات ”سورۃ واقعہ“ کی تلاوت کی اسے کبھی قاتل نہیں پہنچے گا۔“

رضائے الہی اور اہل اسلام کے لیے فکر کرنے کی ترغیب

(39) ﴿مَنْ أَصْبَحَ وَهَمُّهُ غَيْرَ اللَّهِ غَرَّوَجَلٌ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ بِشَيْءٍ وَمَنْ لَمْ

(36) [ضعیف - کتاب المغناہ (1054/1) تشریح الاحیاء (232/2) المقاصد الحسنہ

للسحاوی (170)]

(37) [موضوع : اللولو المرصوع للمشیقی (454) ترتیب الموضوعات (196)

السلسلة المصنعة (282)]

(38) [ضعیف - العن المتاحیة (151/1) تشریح الشریعة (301/1) العوائد المحمودة

يَهْتَمُ بِالْمُسْلِمِينَ فَلَيْسَ مِنْهُمْ ﴿

”جس نے صبح کی اور اس کا فکر و غم رضائے الہی کے علاوہ کچھ اور تھا تو اللہ تعالیٰ سے اس کا کوئی تعلق نہیں اور جو مسلمانوں کے لیے ممکن و فکر مند نہیں ہوتا وہ ان میں سے نہیں۔“

جیسی عوام ویسا حکمران

(40) ﴿نَحْنُ تَكُونُوا يُولِي عَلَيْكُمْ﴾

”جیسے تم (خود) ہوتے ہو (دیباہی) تم پر والی و حاکم مقرر کر دیا جاتا ہے۔“

شبِ براءت میں گناہوں کی بخشش اور رزق کی فراخی

(41) ﴿إِنَّ السَّاعَةَ غَزَوَ عِلٌّ نَزِلَ لَيْلَةَ النُّصُفِ مِنْ خُبَّانٍ إِلَى السَّمَاءِ السُّنَّيَا

لَيْلِيْلًا لَا تُكْفَرُ مِنْ عَذَابِ فَخْرٍ خَمَّ تَكْلِبُ﴾

”بلاشبہ اللہ تعالیٰ پھر وہ (15) شعبان کی رات کو پہلے آسمان کی جانب اترتے ہیں اور بنو کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ افراد کو بخش دیتے ہیں۔“

(39) [موضوع : العوائد المحصورة (233) تذكرة الموضوعات (69) السلسلة الصعبة

(312,309)]

(40) [ضعيف : كشف الغطاء (1997/2) الفوائد المحصورة (624) تذكرة

الموضوعات (182)]

(41) [ضعيف : ضعيف ترمذی 'ترمذی (739) ضعيف ابن ماجة 'ابن طهه (1389)]

○ اس روایت کی تحصیل یوں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو (بستر سے) قابع پایا (میں نے تلاش کیا) آپ ﷺ قبع الفرقہ (مدینہ منورہ کے معروف قبرستان) میں تھے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں یہ غلو محسوس ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول تم پر غم کریں گے؟ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! میرا یہ گمان تھا کہ آپ کسی (دوسری) بیوی کے ہاں چلے گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (جہاں اگلے صفحے پر)

﴿گزشتہ سے بچتے﴾ بلاشبہ اللہ تعالیٰ چدرہ شعبان کی رات کو آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتے ہیں (ہاتی حدیث اور مذکور ہے)۔

15 شعبان کی رات کی فضیلت میں چند دیگر ضعیف اور مشہور روایات حسب ذیل ہیں۔

① حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں ﴿عَنْ نَفَرٍ مِّنْ أَهْلِ الْبَيْتِ بِمَنْعِي لَيْلَةَ النُّصَبِ مِنْ شَعْبَانَ قَالَتْ: مَا فِيهَا مَارَسُولُ اللَّهِ ؟ فَقَالَ: فِيهَا أَنْ يُكْتَبَ لَكُمْ مَوْلُودٌ مِّنْ نِّسَىٰ آدَمَ فِي هَذِهِ السَّنَةِ، وَفِيهَا أَنْ يُكْتَبَ لَكُمْ قَلِيلٌ مِّنْ نِّسَىٰ آدَمَ فِي هَذِهِ السَّنَةِ، وَفِيهَا تَرْفَعُ أَعْيُنُهُمْ، وَفِيهَا تَقْرَأُ لِرُؤُسِهِمْ﴾ ”کیا تم جانتی ہو یہ (یعنی نصف (15) شعبان کی رات) کون سی رات ہے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! اس میں کیا ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اس رات میں بنی آدم کے اس سال پیدا ہونے والے بچوں کے بارے میں لکھا جاتا ہے اس میں بنی آدم کے اس سال ہر فوت ہونے والے انسان کے حقیق لکھا جاتا ہے اس میں ان کے اعمال (اللہ کی طرف) اٹھائے جاتے ہیں اور اس میں ان کا رزق نازل کیا جاتا ہے۔“

[ضعیف: اس روایت کے متعلق شیخ الہانی فرماتے ہیں کہ مجھ اس کی سند کا علم نہیں ہو سکا البتہ اس کے متعلق غالب گمان یہی ہے کہ یہ ضعیف ہے۔] (مشکوٰۃ لہذاہنی (1257) مشکوٰۃ لہذاہنی (409/1))

② حضرت ایسویٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ ﴿إِنَّ لَيْلَةَ لِكُلِّ بَيْتٍ لِّلَّهِ النَّصَبِ مِنْ شَعْبَانَ تَقُومُ بِحُجُوبِ حُلِيِّهِ إِلَّا لِشَرِكِهِ تَوْ مُشَاجِرِ﴾ ”بلاشبہ اللہ تعالیٰ چدرہ (15) شعبان کی رات (اہل ارض) کی طرف نظر رحمت فرماتے ہیں اور مشرک یا (بلاوجہ) دشمنی رکھنے والے کے سوا تمام مخلوق کو بخش دیتے ہیں۔“

[ضعیف: اس مساحہ (1390) اس روایت کی سند میں عبد اللہ بن ابیہ راوی ضعیف ہے اور حریہ یہ کہ اس میں اختلاط بھی ہے۔ حریہ دیکھئے: الحرح والتعديل (682/5) المعروضین (11/2) میزان الاعتدال (475/2) تقریب (444/1)]

③ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ ﴿إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النُّصَبِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُومُوا لَيْلَهَا وَحُومُوا نَهَارَهَا فَإِنَّ اللَّهَ يَنْزِلُ فِيهَا لِقُرُوبِ النَّاسِ إِلَىٰ سَمَائِهِمْ فَيَقُولُ أَلَا مِنْ مُّسْتَجِيرٍ لِّي فَأَغِيرُ لَكَ، أَلَا مُسْتَحْرِقٌ فَأَزِدْكَ، أَلَا مُبْتَلًى فَأُعَذِّبُكَ، أَلَا عَمَلًا أَلَا عَمَلًا حَتَّىٰ يَخْلُصَ لِقَضَائِهِ﴾ ”جب چدرہ (15) شعبان کی رات ہو تو اس رات کا قیام کرو اور اس کے دن میں روزہ رکھو بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس رات ﴿باقی اگلے صفحہ پر﴾

(42) ﴿مَنْ وَلَدَ لَهٗ مَوْلُودًا فَلَاذَنْ فِيْ اُذْنَيْهِ الْكُفْرَى وَاقَامَ فِيْ اُذْنَيْهِ الْيُسْرَى لَمْ تَغْضُرْهُ اُمُّ الصَّبِيَّانِ﴾

”جس کے ہاں کوئی بچہ پیدا ہوا اور اس نے اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی تو اسے ”ام الصبیان“ (ایک بیماری کا نام) کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی۔“

﴿مجلسہ سے ہوسہ﴾ غروب آفتاب کے بعد آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور اعلان فرماتے ہیں ”خبردار! کون مجھ سے بخشش طلب کرنے والا ہے؟ میں اسے بخش دوں“ کون رزق طلب کرنے والا ہے؟ میں اسے رزق دے دوں“ کون آزمائش و مصیبت میں مبتلا ہے؟ میں اسے عالیت و سعادت و خبردار! اللہ! اللہ! کون ہے حتیٰ کہ غم طوع ہو جاتی ہے۔“

[موضوع : ضعیف ابن ماجہ "ابن ماجہ (1388) ضعیف الجامع الصغیر (653)]

④ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ ﴿حَسَنُ كِبَالٍ لَا تُرَدُّ يَنْهَى النَّخْوَةَ: اَوَّلُ كِبَالٍ مِنْ رَجَبٍ، وَكِبَالَةُ النَّصَبِ بَيْنَ شَعْبَانَ، وَكِبَالَةُ الْخُفْقَةِ، وَكِبَالَةُ الْبَيْطَرِ، وَكِبَالَةُ الشَّعْرِ﴾ ”پانچ راتیں ایسی ہیں جن میں دعا رد نہیں کی جاتی (1) ماہِ رجب کی پہلی رات (2) نصف یعنی چہرہ شعبان کی رات (3) جمعہ کی رات (4) عید الفطر کی رات (5) عید الاضحیٰ کی رات۔“

[موضوع : ضعیف الجامع الصغیر للابن ابی شیبہ (2852)]

ایک سنت زندہ کرنے سے سو شہیدوں کا اجر

(43) ﴿مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فُسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ﴾
 ”جس نے میری امت کے فساد کے وقت میری سنت کو مضبوطی سے تھامے
 رکھا اس کے لیے 100 شہیدوں کا اجر ہے۔“

(44) ﴿الْمُتَمَسِّكُ بِسُنَّتِي عِنْدَ فُسَادِ أُمَّتِي لَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ﴾
 ”میری امت کے فساد کے وقت میری سنت پر قائم رہنے والے کے لیے
 شہید کا اجر ہے۔“

میں دو ذبیحوں کا بیٹا ہوں

(45) ﴿أَنَا ابْنُ الذَّبِيحَتَيْنِ﴾

”میں دو ذبیحوں (یعنی اسماعیل علیہ السلام اور آپ ﷺ کے والد عبداللہ) کا بیٹا ہوں۔“

قرآن، والدین اور علی رضی اللہ عنہ کو دیکھنا بھی عبادت ہے

(46) ﴿النَّظَرُ فِي الْمُصْطَفَى عِبَادَةٌ وَنَظَرُ الْوَلَدِ إِلَى الْوَالِدَيْنِ عِبَادَةٌ وَالنَّظَرُ
 إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عِبَادَةٌ﴾
 ”قرآن کو دیکھنا عبادت ہے اولاد کا والدین کو دیکھنا عبادت ہے اور حضرت علی بن
 ابی طالب رضی اللہ عنہ کو دیکھنا بھی عبادت ہے۔“

(43) [ضعيف جدا - ذخيرة الحفاظ (5174/4) السلسلة الضعيفة (326)]

(44) [ضعيف : السلسلة الضعيفة (327)]

(45) [اس کی کوئی اصل نہیں۔ رسالہ لطیفہ لایں قلماء (23) اللؤلؤ المصروع (81) النبعة

الجهة للسنابوي (43)]

(46) [موضوع : السلسلة الضعيفة (356)]

﴿ مسجد نبوی میں چالیس نمازوں کی فضیلت ﴾

(47) ﴿ مَنْ صَلَّى فِي مَسْجِدِي أَرْبَعِينَ صَلَاةً لَا يَفُوتُهُ صَلَاةٌ تُكَبِّرُ لَهُ بِرَّائَةً مِنَ النَّارِ وَبِعَاقَةِ مِنَ الْعَذَابِ وَتَوَرَّى مِنَ النَّفَاقِ ﴾

”جس نے میری مسجد (یعنی مسجد نبوی) میں 40 نمازیں ادا کیں (اور ان میں سے) کوئی ایک نماز بھی فوت نہ ہوئی تو اس کے لیے آگ سے برائت اور عذاب سے نجات لکھ دی جائے گی اور وہ نفاق سے بری ہو جائے گا۔“

﴿ قریبی رشتہ دار نیکی کے زیادہ مستحق ﴾

(48) ﴿ الْأَقْرَبُونَ أَوْلَى بِالْمَعْرُوفِ ﴾

”قریبی رشتہ دار نیکی کے زیادہ مستحق ہے۔“

﴿ جنت میں داخل ہونے والا آخری شخص ﴾

(49) ﴿ آخِرُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ مِّنْ جُهَنَّةَ يُقَالُ لَهُ : جُهَنَّةُ فَيَسْأَلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ : هَلْ بَقِيَ أَحَدٌ يُعَذِّبُ ؟ فَيَقُولُ : لَا ، فَيَقُولُونَ : جَنَّةُ جُهَنَّةَ الْخَمْرِ الْيَبِينِ ﴾

”سب سے آخر میں جنت میں داخل ہونے والا شخص قبیلہ جہینہ کا ایک فرد ہوگا، جسے جہینہ کہہ کر پکارا جائے گا۔ اہل جنت اس سے دریافت کریں گے کہ کیا کوئی ایسا شخص باقی ہے

(47) [ضعيف - السلسلة الصحيحة (364)]

(48) [اس کی کوئی اصل نہیں۔ الأسرار المرفوعة (51) اللؤلؤ المصروع (55) الحقايد

الحسنة السعوى (141)]

جسے عذاب دیا جا رہا ہو؟ وہ کہے گا "نہیں۔ تو وہ کہیں گے جہنم کے پاس تھنی خبر ہے۔"

بہترین نام

(50) ﴿تَحِبُّوا الْأَسْمَاءَ مَا عَدَّدَ وَمَا حَمَدَ﴾

"بہترین نام وہ ہے جس کے ساتھ عبادت کی جائے اور تعریف کی جائے۔"

طلب علم کے لیے جہن تک جانے کا حکم

(51) ﴿اَحْلُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصَّنْبِ﴾

"علم حاصل کرو خواہ جہن تک جانا پڑے۔"

عورتوں کی رائے کی مخالفت کرنے کا حکم

(52) ﴿خَاوِزُوهُنَّ. تَغْنِي النِّسَاءَ. وَخَالِفُوهُنَّ﴾

"ان سے یعنی خواتین سے مشورہ کرو (مگر مشورہ کے بعد) ان کی مخالفت کرو۔"

روز قیامت لوگوں کو ماؤں کے ساتھ بلایا جائے گا

(53) ﴿يُدْعَى النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأُمَّهَاتِهِمْ مَعْرُوفًا مِّنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمُ﴾

"روز قیامت لوگوں کو ان کی ستر پوشی کے لیے ان کی ماؤں کے ساتھ پکارا جائے گا"

(49) [موضوع - الكشف الالهي للطرابلسي (161/1) تنزيه الشريعة (391/2) الفوائد

المحموعة فرائد]

(50) [موضوع - الأسرار المرفوعة (192) اللؤلؤ المصروع (189) النعمة (117)]

(51) [موضوع - الموضوعات لابن العزى (215/1) ترتيب الموضوعات للدهلي

(111) الفوائد المحموعة (852)]

(52) [اس کی کوئی اصل نہیں۔ اللؤلؤ المصروع (264) تذكرة الموضوعات (128) الأسرار

المرفوعة (240)]

(کیونکہ اگر باپوں کے ساتھ پکارا گیا تو ممکن ہے کہ دنیا میں جو اس کا باپ تھا وہ حقیقت میں اس کا باپ ہی نہ ہو بلکہ باپ کوئی اور ہی ہو اور پھر میدان محشر میں برسر عام یہ بات ظاہر ہو جائے کہ وہ تو دلہرنا ہے۔“

عمران زمین میں اللہ کا سایہ ہے

(54) ﴿السُّلْطَانُ ظِلُّ اللَّهِ فِي أَزْجِهِ ۖ مَنْ نَصَعَهُ فَذِي وَمَنْ عَشَّاهُ ضَلَّ﴾
 ”عمران اللہ کی زمین میں اس کا سایہ ہے جس نے اس کی خیر خواہی کی وہ ہدایت پا گیا اور جس نے اسے دھوکہ دیا وہ گمراہ ہو گیا۔“

اللہ سے ڈرنے والے اور نہ ڈرنے والے کا انجام

(55) ﴿مَنْ خَافَ اللَّهَ خَوَّفَ اللَّهُ مِنْهُ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَمَنْ لَمْ يَخَفِ اللَّهَ خَوَّفَهُ اللَّهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ﴾
 ”جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈر گیا اللہ اس سے ہر چیز کو ڈرائیں گے اور جو اللہ تعالیٰ سے خائف نہ ہوا تو پھر اللہ اسے ہر چیز سے ڈرائیں گے۔“

اللہ کے فیصلے پر راضی نہ ہونے والے کو دوسرا رب تلاش کرنے کا حکم

(56) ﴿قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ۖ مَنْ لَمْ يَرْضَ بِقَضَائِي وَيَتَضَبَّرْ عَلَيَّ بَلَابِي

(53) [موضوع : اللآلی المصنوعة للسيوطی (449/2) الموضوعات لابن الحوری

(248/3) ترتيب الموضوعات (1123)]

(54) [موضوع : تذكرة الموضوعات للمتی (182) المواعيد المصنوعة للشوكانی

(623) السلسلة الصغیفة (475)]

(55) [ضعیف ، تصحیح الاحیاء للمراقی (145/2) تذكرة الموضوعات (20) السلسلة

الصغیفة (485)]

فَلْيَلْتَمِسْ رُبًّا مِوَالِيٍّ ﴿

”اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا جو میرے فیصلے پر راضی نہ ہوا اور جس نے میری آزمائش پر صبر نہ کیا تو وہ میرے سوا کوئی اور رب تلاش کرے۔“

قاسق کی غیبت نہیں ہوتی

(57) ﴿لَيْسَ لِقَاسِي غَيْبَةً﴾

”قاسق و فاجر کی غیبت نہیں ہوتی (یعنی کتاہگار کی غیبت کرنے سے مٹا نہیں ہوتا)۔“

تدفیین کے بعد مردے کو ہدایت

(58) ﴿إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ فَلْنَسْتَمُوهَ فَلْيَقُمْ أَخَذَكُمْ عِنْدَ رَبِّهِ فَلْيَقُلْ : يَا قَلَانِ بْنِ قَلَابَةَ أَقْبَانُ مَسْمُوعٌ فَلْيَقُلْ : يَا قَلَانِ بْنِ قَلَابَةَ أَقْبَانُ مَسْمُوعٌ لِعَاعِدَا فَلْيَقُلْ يَا قَلَانِ ابْنِ قَلَابَةَ أَقْبَانُ مَسْمُوعٌ أَوْجِدْنِي أَوْجِدْنِي رَحِمَكَ اللَّهُ فَلْيَقُلْ : اذْكُرْ مَا خَرَجْتَ عَلَيْهِ مِنْ دَارِ الدُّنْيَا فَهَادَةً أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَعِدَهُ لَا خَيْرَ لَكَ لَهُ وَأَنْ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنْ السَّاعَةَ آيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنْ اللَّهَ يَتَقَرَّرُ مَنْ هِيَ الْقُبُورُ﴾

”جب تم میں سے کوئی آدمی فوت ہو اور تم اسے دفن کر دو تو تم میں سے کوئی اس کے سر کے قریب کھڑا ہو اور کہے اے قلاں عورت کے بیٹے قلاں! تو یقیناً وہ سنے گا۔ پھر وہ کہے

(56) [ضعيف : الكشف الإلهي للطرابلسي (625/1) تذكرة الموصوعات (189)

العوالم المجموعة (746)]

(57) [موضوع : الأسرار المرفوعة للهروي (398) المنار المنيف لابن القيم (301)

الكشف الإلهي (764/1)]

اے فلاں عورت کے بیٹے فلاں! تو بلا شہرہ برابر ہو کر بیٹھ جائے گا۔ پھر وہ کہے 'اے فلاں عورت کے بیٹے فلاں! تو بے شک وہ کہے گا' مجھے ہدایت کرو مجھے ہدایت کرو اللہ تم پر رحم کرے۔ پھر وہ کہے 'اس چیز کو یاد کرو کہ جس پر تم اس دغوی گھر سے رخصت ہوئے ہو (یعنی) یہ شہادت کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں' وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور بے شک محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں قیامت آنے والی ہے جس میں کوئی شک نہیں اور بلا شہادۃ اللہ تعالیٰ اہل قبور کو (ان کی قبروں سے ضرور) اٹھائیں گے۔"

استخارہ مشورہ اور میاندروی اختیار کرنے والے کیلئے بشارت

(59) ﴿ مَا خَابَ مَنْ اسْتَعَارَ وَلَا نَبِمَ مَنْ اسْتَعَارَ وَلَا خَالَ مِنْ النَّصَدِ ﴾
 "جس نے استخارہ کیا وہ (کبھی) خائب و خاسر نہ ہوا جس نے مشورہ کیا وہ (کبھی) نام و پشیمان نہ ہوا اور جس نے میاندروی اختیار کی وہ (کبھی) فقیر نہ ہوا۔"

بال اور ناخن کاٹ کر نبی ﷺ دفن کرنے کیلئے جنت البقیع بھیجتے

(60) ﴿ تَمَّانَ إِذَا أَخَذَ مِنْ قَصَبِهِ أَوْ قَلَمَ أَكْفَارَةً أَوْ اخْتَصَمَ بَعَثَ بِهِ إِلَى الْبَقِيعِ فَلَدِنَ ﴾

"آپ ﷺ جب اپنے بال یا ناخن کاٹتے یا سچے لکوائے تو ان بالوں کو بقیع الفرقہ (کے قبرستان) کی طرف بھیجتے اور پھر وہ (وہاں) دفن کر دیئے جاتے۔"

(58) [مصحف: تفسیر الاحیاء (420/4) زاد المعاد لابن القيم (206/1) السلسلة

الضعفة (599)]

(59) [موضوع: الكشف الالہی (775/1) السلسلة الضعفة (611)]

(60) [موضوع: الملل لابن ابی حاتم (337/2) السلسلة الضعفة (713)]

(61) ﴿الْمُؤْمِنُ كَيْفَ فُطِنَ خَلِيلٌ﴾

”مومن زریک سمجھدار اور چمکنا ہوتا ہے۔“

ماہ رمضان کی فضیلت

(62) ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَدْ أَطْلَعْتُكُمْ فَهَرِ عَظِيمٌ، فَهَرِ فِيهِ لَيْلَةٌ عَمَرٌ مِّنَ الْفَرِ
فَهَرِ، جَعَلَ اللَّهُ صِيَامَهُ فَرِيضَةً وَلِقَامَ لَيْلَةٍ تَطُوعًا، مَّنْ تَقَرَّبَ فِيهِ بِخَصَلَةٍ مِّنَ
الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ أَذَى فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ، وَمَنْ أَذَى فِيهِ فَرِيضَةً كَانَ كَمَنْ
أَذَى سَبْعِينَ فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ، وَهُوَ فَهَرِ الصُّبْرِ وَالصُّبْرِ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ،
وَفَهَرِ الْمَوَاسِيَةِ، وَفَهَرِ نَزَادُ فِيهِ يَرْزُقِ الْمُؤْمِنِ وَمَنْ لَطَرَ فِيهِ صَائِمًا كَانَ
مَغْفِرَةً لِلذُّنُوبِ وَحَقٌّ رَّقِيهِ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهُ مِثْلُ أُجْرِهِ مِّنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَضَ مِنْ
أُجْرِهِ حِسَّةٌ، لَللَّيْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَيْسَ كُلُّنَا نَجِدُ مَا نَقْطُرُ بِهِ الصَّائِمِ، لَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يُعْطَى اللَّهُ هَذَا الْقَرَابَ مَّنْ لَطَرَ صَائِمًا عَلَى مَذْقَةِ لَبَنِ أَوْ
تَمْرَةٍ أَوْ شُرْبَةٍ مِّنْ شَاءٍ، وَمَنْ أَضْبَحَ صَائِمًا سَقَاهُ اللَّهُ مِنْ حَوْضِي حَرَّةٍ لَا
يُظْلَمُ أَحَدٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ، وَهُوَ فَهَرِ أَوَّلُهُ رَحْمَةٌ، وَأَوَّلُ سَطَةِ مَغْفِرَةٍ وَأَجْرُهُ
حَقٌّ مِّنَ النَّارِ وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَخْلُوكِهِ فِيهِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ وَأَغْنَاهُ مِنَ النَّارِ﴾

”اے لوگو! ابے شک تم پر ایک عظیم مہینہ سایہ قلن ہے ایسا مہینہ جس میں ایک ایسی
رات ہے جو ہزار مہینوں (کی عبادت) سے بہتر ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے روزوں کو فرض
کیا ہے اور اس کے قیام اللیل (یعنی نماز تراویح) کو قلی طور پر مقرر فرمایا ہے۔ جس نے اس

مہینے میں کوئی بھی خیر کا کام کیا وہ اس شخص کی مانند ہوگا جس نے اس مہینے کے سوا (کسی اور مہینے میں) کوئی فرض ادا کیا اور جس نے اس میں کوئی فرض ادا کیا وہ اس شخص کی مانند ہوگا جس نے اس مہینے کے سوا ستر فرض ادا کیے۔ یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہی ہے۔ یہ بھر دہی کا مہینہ ہے اور ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔ جس نے اس میں کسی ایک روزہ دار کا روزہ افطار کرایا اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اس کی گردن کو جہنم سے آزادی مل جائے گی اور اس کو بھی روزہ دار (جس کا روزہ کھلوایا ہے) کے برابر ثواب حاصل ہوگا مگر روزہ دار کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہیں آئے گی۔ ہم نے عرض کیا "اے اللہ کے رسول! ہم سب اتنی طاقت نہیں رکھتے کہ روزہ دار کا روزہ افطار کرائیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ یہ ثواب ایسے شخص کو عطا فرمادے گا جس نے دودھ کے ایک گھونٹ یا کھجور یا پانی کے ایک گھونٹ کے ساتھ ہی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا اور جس نے روزہ دار کو خوب سیر کر کے کھانا کھلایا اللہ تعالیٰ اسے میرے حوض سے پانی پلائے گا جس سے جنت میں داخل ہونے تک وہ پیاس محسوس نہیں کرے گا۔ یہ ایسا مہینہ ہے جس کی ابتدا میں رحمت الہی نازل ہوتی ہے جس کے وسط میں (لوگوں کے گناہوں کی) مغفرت ہوتی ہے اور جس کے آخر میں جہنم سے آزادی ملتی ہے اور جس نے اس مہینے میں اپنے ماتحت (غلام یا لوطی) پر مخفیف کی اللہ تعالیٰ اسے بخش دیں گے اور اسے جہنم کی آگ سے آزاد کر دیں گے۔"

جہنم کی کیفیت

(63) ﴿يَا جِبْرِيلُ صِفْ لِيَ النَّارَ﴾ وَأَنْقِثْ لِيَ جَهَنَّمَ فَقَالَ جِبْرِيلُ : إِنَّ اللَّهَ

(62) [ضعيف ، العلل لا بأس بأسى حاتم (249/1) السلسلة العصمة (871) يهتفى فى شعب الايمان (3608) حنابلة الرواة (1906) شيخ الباقى نے اس کی سند کو بہت زیادہ ضعیف کہا ہے۔]

تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَمَرَ بِجَهَنَّمَ فَأُوقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ عَامٍ حَتَّى ابْتِطَتْ ، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا
فَأُوقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ عَامٍ حَتَّى اخْمَرَتْ ، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَأُوقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ عَامٍ حَتَّى
اسْوَدَّتْ لَهَا سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٍ ﴿

”اے جبرئیل علیہ السلام! میرے لیے آگ اور جہنم کا وصف بیان کیجئے۔ جبرئیل علیہ السلام نے
فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے جہنم کے متعلق حکم ارشاد فرمایا تو اسے ایک ہزار سال جلایا گیا حتیٰ کہ
وہ سفید ہوئی پھر اس کے متعلق حکم دیا تو اسے پھر ایک ہزار سال جلایا گیا حتیٰ کہ وہ سرخ ہو گئی
پھر (تیسری بار) اس کے متعلق حکم دیا تو اسے پھر ایک ہزار سال جلایا گیا حتیٰ کہ وہ سیاہ ہو گئی
اور اب اس کا رنگ انتہائی سیاہ و تاریک ہے۔“

کثرت کلام کا نقصان

(64) ﴿لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ ، فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ
فَسَوْفَ يُلْقِيَنَّ وَإِنْ أَتَعَدَّ النَّاسُ مِنَ اللَّهِ الْقَلْبُ الْقَاسِي﴾
”اللہ کے ذکر کو چھوڑ کر کثرت سے کلام مت کیا کرو کیونکہ اللہ کے ذکر کے بغیر
کثرت کلام دل کو سخت کر دیتا ہے اور بلاشبہ لوگوں میں اللہ سے سب سے زیادہ دور سخت
دل ہی ہے۔“

اگلی صف پوری ہو چکی ہو تو کسی آدمی کو پیچھے کھینچنا

(65) ﴿إِذَا انْتَهَى أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّفِّ وَقَدْ تَمَّ فَلْيَتَجَمَّعْ إِلَيْهِ وَجَلَّا يُفِيئُهُ
إِلَى جَنْبِهِ﴾

”جب تم میں سے کوئی صف تک پہنچے اور وہ پوری ہو چکی ہو تو وہ (صف سے) کسی

آدی کو اپنی طرف کھینچ لے اور اسے اپنے پہلو میں کھڑا کر لے۔“

اس امت میں تمیں ابدال ہوں گے

(66) ﴿الْأُنْزِلَ فِي هَذِهِ الْأَمَةِ ثَلَاثُونَ﴾ يَفْلُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ الرَّحْمَنِ
عَزَّوَجَلَّ، كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ أُنْزِلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَكَانَهُ وَجَلَا ﴿
”اس امت میں تمیں ابدال“ (ہوں گے) ابراہیم خلیل الرحمن علیہ السلام کی مانند جب
کبھی (اُن ابدال میں سے) ایک آدی فوت ہو جائے گا اللہ تبارک و تعالیٰ اس کی جگہ
کسی دوسرے آدی کو بھیج دیں گے۔“

تمام صحابہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت کی وجہ

(67) ﴿مَا لَفُظَكُمْ أَبُو بَكْرٍ بِكَفْرَةٍ صَبَامٍ وَلَا صَلَاةٍ وَلَكِنْ بِشَيْءٍ وَفَرَّ
فِي صَلَاتِهِ﴾
”ابوبکر رضی اللہ عنہ روزوں اور نمازوں کی کثرت کے باعث تم پر فضیلت نہیں لے گئے بلکہ
اس چیز کے باعث (انہیں یہ شرف و مقام حاصل ہوا ہے) جس کا بوجہ انہوں نے اپنے سینے
میں اٹھا رکھا ہے (یعنی ایمان و تقویٰ)۔“

(65) [ضعيف : لبعض المعبر لابی حنبل (37/2) السلسلة الصحيحة (921)]

(66) [موضوع الأسرار المرفوعة لعلی القاری (470) تحف العلوب من العیبت لابی

السبع (7) المنار المصب لابی الفیہ (308)]

(1) (مفسر الحق عظیم آبادی بیان فرماتے ہیں کہ ابدال بدل کی جمع ہے۔ ان کا نام ابدال رکھنے کا سبب
یہ ہے کہ ان میں سے جب بھی کوئی آدی فوت ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے ایک اور آدی بھیج

دیتے ہیں۔ [عون المعبود (تحت الحلیہ 4286)]

(67) [اس کی کوئی اصل نہیں۔ الأسرار المرفوعة لعلی القاری (452) الأحادیث التي لا أصل

لها فی الاحیاء للنسیکی (288) المنار المصب (246)]

(68) ﴿فَبِعِبَادَةِ الْبَيْتِ الطَّوَّافِ﴾

”بیت اللہ میں تحیۃ المسجد طواف ہی ہے (یعنی مسجد حرام میں داخل ہوتے ہی طواف کرنے والے کے لیے یہ ضروری نہیں کہ وہ بیٹھنے سے پہلے تحیۃ المسجد بھی ادا کرے)۔“

نماز میں انسان اللہ کے سامنے کھڑا ہوتا ہے

(69) ﴿إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّهُ بَيْنَ غِنِي الرُّحْمَانِ فَإِذَا انْقَضَتْ قَالَ لَهُ الرَّبُّ : يَا ابْنِ آدَمَ إِلَىٰ مَنْ تَلَبَّطْتَ ؟ إِلَىٰ مَنْ هُوَ خَيْرٌ لَّكَ مِنْنِي ؟ ابْنِ آدَمَ ! الْبَلَّ عَلَىٰ صَلَاتِكَ فَإِنَّا نَحْبِرُ لَكَ بِمَنْ تَلَبَّطْتَ إِلَيْهِ﴾

”بلاشبہ بندہ جب نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ رحمن کی دو آنکھوں کے درمیان ہوتا ہے اور اگر وہ ادھر ادھر بھاگنے کو پروردگار اسے کہتا ہے 'اے آدم کے بیٹے! تو کس کی طرف بھاگتا ہے؟ کیا کسی ایسی ہستی کی طرف (تو بھاگ رہا ہے) جو تیرے لیے مجھ سے بھی بہتر ہے؟ آدم کے بیٹے! اپنی نماز میں توجہ رکھ' میں تیرے لیے اس سے بہتر ہوں جس کی طرف تو بھاگ رہا ہے۔“

کیا اللہ تعالیٰ بھی سوتے ہیں؟

(70) ﴿وَلَقَعَ لِيْ نَفْسٍ مُّوْسَىٰ : هَلْ يَنَامُ اللّٰهُ تَعَالٰى ؟ فَارْسَلِ اللّٰهُ اِلَيْهِ مَلَكًا ، فَارْتَدَّهٖ ثَلَاثًا ، ثُمَّ اَعْطَاهُ فَاَرْوَرْتَنِي ، لِيْ كُلَّ يَدٍ فَاَرْوَرَةً ثُمَّ نَامَ نَوْمَةً ، فَاصْطَفَقَتْ يَدَاهُ وَانْكَسَرَتِ الْفَاَرْوَرَتَانِ ، قَالَ . حَرَبَ اللّٰهُ لَهٗ مَثَلًا ، اَنَّ اللّٰهُ

(68) [اس کی کوئی اصل نہیں] الأسرار المرفوعة (130) اللؤلؤ المرصوع (143)

(69) [صحیف جلد ۱ . الأحادیث القدسیة الصعبة والموصوعة للعبوی (46) السلسلة

لَوْ كَانَ يَنَامُ لَمْ تَسْمِعِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضُ ﴿

”موسیٰ علیہ السلام کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ آیا اللہ تعالیٰ بھی سوتے ہیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف ایک فرشتہ بھیجا اس نے انہیں (مسلل) تین دن سلائے رکھا پھر انہیں دو شیشے کے برتن حماد دیئے ہر ہاتھ میں ایک برتن پھر وہ سو گئے تو ان کے ہاتھ ہلے اور دونوں شیشے کے برتن (گرے اور) ٹوٹ گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے یہ مثال بیان کی کہ اگر اللہ تعالیٰ سو جاتے تو آسمان و زمین رُکے نہ رہے (بلکہ گر جاتے)۔“

نظر شیطان کا ایک تیر ہے

(71) ﴿النُّفُورَةُ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ ابْلِيسَ مَنْ تَرَكَهَا خَوْفًا مِنَ اللَّهِ آتَاهُ اللَّهُ إِيمَانًا يَجِدُ خَلَاقًا فِي قَلْبِهِ﴾

” (غیر محرم کی طرف) دیکھنا ابلیس کے تیروں میں سے ایک تیر ہے جس نے اللہ تعالیٰ سے خائف ہو کر اسے چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ اسے ایسا ایمان عطا فرمائیں گے جس کی محاسن وہ اپنے دل میں محسوس کرے گا۔“

تکسیر پھوٹ پڑنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

(72) ﴿يُقَادُ الْوُضُوءُ مِنَ الرَّغَابِ السَّابِلِ﴾
”بہنے والی تکسیر کی وجہ سے دوبارہ وضو کیا جائے گا۔“

(70) [ضعيف العلل المتناهية لابن الحوری، السلسلة الصعبة (103/4)]

(71) [ضعيف جدا: الترغيب والترهيب للمصنوع (106/4) مجمع الروايات لمهشمي]

(63/8) تلخيص المستدرک للذهبي (314/4)]

(72) [موضوع - دعية الحفاظ لابن طاهر (6526:5) السلسلة الصعبة (1071)]

(73) ﴿لَيْسَ الْإِيمَانُ بِالْإِيمَانِ وَلَا بِالتَّحَلُّیْ وَلَكِنْ مَا وَلَقَى الْقَلْبَ وَصَلَّاهُ الْعَمَلُ﴾

”ایمان تنها کرنے اور آراستہ ہونے کا نام نہیں بلکہ ایمان وہ چیز ہے جس کا بوجھ دل میں ہوتا ہے اور جس کی تصدیق (صاحب ایمان کا) کردار و عمل کرتا ہے۔“

قیامت کی ایک علامت

(74) ﴿تَخْرُجُ الدَّابَّةُ وَمَعَهَا عَصَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَخَاتَمُ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، يَقُولُ : هَذَا يَا مُؤْمِنٌ، هَذَا يَا كَافِرٌ﴾

”ایک جانور نکلے گا جس کے پاس موسیٰ علیہ السلام کا عصا (لاٹھی) ہوگا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہوگی اور وہ کہے گا یہ ہے اے مومن! یہ ہے اے کافر!“

نبی کریم ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہما کیلئے کھڑی نے عار کے دروازے پر جال بن دیا

(75) ﴿اُتْلِقِ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ إِلَى الْغَارِ فَذْخَلَا فِيهِ فَمَجَاءَ بِهِ الْعَنْكَبُوتُ فَتَنَجَّحَ عَلَى بَابِ الْغَارِ وَجَاءَتْ فَرَسٌ يَطْلُبُونَ النَّبِيَّ ﷺ وَكَانُوا إِذَا زَاوَا عَلَى بَابِ الْغَارِ تَسْجَعُ الْعَنْكَبُوتُ لِقَالُوا لَمْ يَدْخُلْهُ أَحَدٌ﴾

”نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہما کی طرف گئے اور اس میں داخل ہو گئے۔ پھر ایک کھڑی آئی اور اس نے عار کے دروازے پر جال بن دیا۔ (کفار) قریش

(73) [موضوع : ذبيرة الحماظ لابی طاهر (4656/4) السلسلة الصميمة (1098)]

نبیہن الصميمة لمحمد عمرو (33)

(74) [منكر السلسلة الصميمة (1108)]

نبی کریم ﷺ کو تلاش کرتے ہوئے آئے اور جب غار کے دروازے پر کڑی کا جالا دیکھا تو کہا کہ اس میں کوئی داخل نہیں ہوا۔“

وضوء ٹوٹ جانے پر وضوء کرنے کا حکم

(76) ﴿وَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ رَيْحًا فَقَالَ: لِيَقُمْ صَاحِبُ هَذَا الرِّيحِ فَلْيَتَوَضَّأْ، فَاَسْتَحْيَا الرَّجُلُ أَنْ يَقُومَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لِيَقُمْ صَاحِبُ هَذَا الرِّيحِ فَلْيَتَوَضَّأْ، فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا يَقُومُ كُلُّنَا تَتَوَضَّأُ؟ فَقَالَ: لَوْ مَوَّأْتُكُمْ لَتَوَضَّعُوا﴾

”نبی کریم ﷺ نے پوچھوس کی تو کہا اس یو والا شخص کھڑا ہو اور وضوء کرے۔ آدمی کو کھڑے ہونے سے حیا آئی (اس لیے وہ کھڑا نہ ہوا)۔ تو رسول اللہ ﷺ نے (دوبارہ) فرمایا اس یو والا شخص کھڑا ہو اور وضوء کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! کیا ہم سب نہ وضوء کر آئیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا (ہاں) تم سب وضوء کر آؤ۔“

پندرہ کام جنہیں اپنا لینے کے بعد امت آزمائش کا شکار ہو جائیگی

(77) ﴿إِذَا لَقِيتَ أُمَّتِيْ خَمْسَ عَشْرَةَ خُصْلَةً خَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ: إِذَا كَانَ الْمَنْعَمُ دُولًا وَالْأَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالزَّكَاةُ مَقْرَمًا وَأَطَاعَ الرَّجُلُ رُوحَتَهُ وَعَقَى أُمَّهُ وَبَرَّ صَدِيقَهُ وَجَفَا أَبَاهُ وَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ وَكَانَ زَجَرُهُمُ الْقَوْمَ أَرْزَلَهُمْ وَأَكْرَمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ خُزْرِهِ وَخَرِبَتِ الْخُمُورُ وَلَبَسَ الْعَبْرِيُّ

(75) [ضعیف . السلسلة الضعيفة (1129) التحلیث بما قبل لا یصح فیہ حدیث لیکر

أبی زید (214)]

(76) [باطل : السلسلة الضعيفة (1132)]

وَالْمُحَذَّبَاتِ الْفَقِيهَاتِ وَالْمَعَاذِفِ وَلَمَنْ آخِرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَوْلَاهَا فَلْيَرْتَقِبُوا عِنْدَ ذَلِكَ يَنْتَحَا خُمْرَاءَ أَوْ خُسُفًا وَمَسْحًا ﴿١٠﴾

”جب میری امت پندرہ کام اپنالے گی تو اس پر آزمائش اتر آئے گی۔ (وہ کام یہ ہیں) (1) جب قیمت متداول مال کی حیثیت اختیار کر لے گی (یعنی کسی کو مال قیمت سے دیا جائے گا اور کسی کو محروم کر دیا جائے گا) (2) امانت کو مال قیمت سمجھ لیا جائے گا (یعنی لوگوں کی دی ہوئی امانتوں پر یوں قبضہ کر لیا جائے گا جیسے جنگ میں حاصل ہونے والا مال قیمت ہے) (3) زکوٰۃ تادان بن جائے گی (یعنی لوگوں پر اس کی ادائیگی گراں ہو جائے گی کیونکہ وہ اسے مال کی پاکیزگی کا سبب یا حکم الہی نہیں بلکہ چٹی یا تادان سمجھ لیں گے) (4) مرد (ہر جائز و ناجائز کام میں) اپنی بیوی کی اطاعت کرے گا (5) مگر اپنی ماں کی نافرمانی کرے گا (6) اپنے دوست کے ساتھ اچھے برے تاؤ کے ساتھ پیش آئے گا (اور اسے اپنے قریب لائے گا) (7) مگر اپنے والد (پر زیادتی کرے گا اور اس) کو خود سے دور بٹائے گا (8) مساجد میں (جھگڑوں، جھارتی لین دین اور لہو و لعب کی) آوازیں بلند ہوں گی (9) قوم کا کفیل و نگران (یعنی سردار) ان کا سب سے گھٹیا اور کمینہ شخص ہوگا (10) آدمی کی عزت اس کے شر سے ڈرتے ہوئے کی جائے گی (مبادا کہ انہیں اس کا شر نہ پہنچ جائے) (11) شرابیں پی جائیں گی (12) (بلا ضرورت) ریٹیم پہنا جائے گا (13) تاج گانے والی عورتیں اور (14) گانے بجانے کے آلات پکڑ لیے جائیں گے (15) اس امت کے آخری لوگ (یعنی بعد میں آنے والے) پہلوں (یعنی سلف صالحین) کو لعنت ملامت کریں گے (اس کا مفہوم یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ وہ اعمال صالحہ بجالانے میں سلف صالحین کی اتباع و اقتداء نہیں کریں گے اور یہ انہیں لعنت کرنے کے ہی مترادف ہے جب امت کے لوگ یہ کام کرنے لگیں) تو انہیں چاہیے کہ پھر سرخ آندھی اور صفت و سخ (زمین میں دھنسا اور صورتیں بدل جانا) کا انتظار کریں (یعنی پھر انہیں لازماً ایسے عذابوں سے

دنیا کی محبت ہر گناہ کی جڑ

(78) ﴿حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ﴾

”دنیا کی محبت ہر گناہ کی بنیاد ہے۔“

رزق حلال کماتا بھی جہاد ہے

(79) ﴿طَلَبُ الْحَلَالِ جِهَادٌ وَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُؤْمِنَ الْمُحْتَرِفَ﴾

”(رزق) حلال طلب کرنا جہاد ہے اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ پیشہ ور (مالی حرفہ و ہنر مند) مومن سے محبت کرتے ہیں۔“

قرآن کی دلہن سورہ رحمن ہے

(80) ﴿بِكُلِّ شَيْءٍ عَزُوزٌ وَعَزُوزُ الْقُرْآنِ الرَّحْمَنِ﴾

”ہر چیز کی دلہن ہوتی ہے اور قرآن کی دلہن سورہ رحمن ہے۔“

قوم کا سردار اور حقیقت قوم کا خادم ہوتا ہے

(81) ﴿سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ﴾

(77) [ضعیف، ضعیف ترمذی، ترمذی (2210) الحلل المشاہیہ (1421/2) الکشف الالہی (33/1)]

(78) [موضوع : احادیث الفصاحی لابن تیمیہ (7) الأسرار المرموعہ (163/1) تذکرۃ الموصوحات (173)]

(79) [ضعیف، السعۃ البھیہ للسنیای (57) الکشف الالہی (518/1) المسئلۃ المضمیۃ (1301)]

(80) [منکر : السلسلۃ المصیغۃ (1350)]

”قوم کا سرداران کا خادم ہوتا ہے۔“

﴿شہد اور قرآن میں شفاء ہے﴾

(82) ﴿عَلَيْكُمْ بِالشَّفَائَيْنِ : الْقُرْآنِ وَالصَّلَاةِ﴾

”دو شفا بخش اشیاء کو لازم پکڑو ایک شہد اور دوسری قرآن۔“

﴿امیہ بن ابی الصلت کی حالت زار﴾

(83) ﴿أَمِنْ شِعْرِ أُمِّيَّةِ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ وَكَمَرِ فَلْتَةٍ﴾

”امیہ بن ابی صلت کے شعر ایمان لے آئے ہیں (لیکن) اس کے دل نے کفر کیا ہے۔“

﴿جیسا دین اختیار کرو گے ویسی ہی جزا دیے جاؤ گے﴾

(84) ﴿الْبِرُّ لَا يَنْتَلِي وَالْإِنَّمُ لَا يَنْسَى وَاللَّهَانُ لَا يَنْامُ فَكُنْ كَمَا هُنْتُ كَمَا

تَدِينُ تَدَانُ﴾

”نیکی بوسیدہ نہیں ہوتی، گناہ بھولتا نہیں اور حساب لینے والا سوتا نہیں۔ پس اب تم

جیسے چاہو بن جاؤ (کیونکہ یقیناً) تم جیسا دین اختیار کرو گے ویسی ہی جزا دیے جاؤ گے۔“

﴿ملک الموت کا سامنا کرنا کتنا سخت ہے؟﴾

(85) ﴿لَمَّا عَلِجَ مَلِكُ الْمَوْتِ أَشَدُّ مِنْ أَلْفِ طَرَبَةٍ بِالسُّنْبِ﴾

(81) [ضعیف : المقاصد الحسنة للسحاری (579) السلسلة الضعيفة (1502)]

(82) [ضعیف : أحاديث معلة ظاهرها الصحة للرواعي (247) السلسلة الضعيفة

(1514)]

(83) [ضعیف : كشف الغطاء (19/1) السلسلة الضعيفة (1546)]

(84) [ضعیف : الكشف الالهي للطبرالسي (681) اللؤلؤ المرصوع للمشبهی (414)]

”ملک الموت کا سامنا کرنا گوار کی ہزار (1,000) ضربوں سے زیادہ سخت ہے۔“

سات کاموں سے پہلے اعمال میں جلدی کرو

(86) ﴿يَا دُورَا بِالْأَعْمَالِ مَبْعَا ۚ هَلْ تَنْتَظِرُونَ إِلَّا فَقْرًا مُّسِيئًا أَوْ غِنًا مُّطَهَّرًا أَوْ مَرَحًا مُّفْسِدًا أَوْ هَرَمًا مُّفْتِنًا أَوْ مَوْتًا مُّجْهِزًا أَوْ الدَّجَالَ فَشَرًّا غَائِبٍ يُنْتَظَرُ أَوْ السَّاعَةَ فَالْسَّاعَةُ أَذْهَى وَأَمَرُّ﴾

”سات کاموں سے پہلے پہلے اعمال صالحہ بجالانے میں جلدی کرو کیا تم (سب کچھ) بھلا دینے والے فقر و فاقے یا سرکش بنا دینے والی تو نگری یا بگاڑ دینے والی بیماری یا ضعیف العقل بنا دینے والے بڑھاپے یا ہلاک کر دینے والی موت یا دجال کے شہر ہوئیں دجال سب سے برا غائب ہے جس کا انتظار کیا جا رہا ہے یا تم قیامت کے شہر ہوئیں قیامت بہت سخت اور کڑوی چیز ہے۔“

فتویٰ جہنم میں لے جانے کا بھی باعث بن سکتا ہے

(87) ﴿أَجْرُوْكُمْ عَلَى الْفِتْنَا أُجْرُوْكُمْ عَلَى النَّارِ﴾

”فتویٰ دینے میں تمہارا سب سے زیادہ جرات مند آتش جہنم میں جانے میں بھی تم میں سب سے زیادہ جرات مند ہے (مراد یہ ہے کہ فتویٰ دینے میں احتیاط کرنی چاہیے جلد بازی سے اجتناب کرنا چاہیے) مبادا کہ بلا تحقیق کوئی ایسا لفظ فتویٰ صادر ہو جائے جو جہنم میں لے جانے کا موجب بن جائے۔“

(85) [ضعیف جلد ۱: ترتیب الموضوعات لدہی (1071) الموضوعات لابن السعوی

[(220/3)]

(86) [ضعیف • ذخیرۃ الحفاظ لابن طاهر (2313/2) السلسلة الضعيفة (1666)]

(87) [ضعیف: السلسلة الضعيفة (1814)]

﴿مومن کی فراست سے بچ﴾

(88) ﴿اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللَّهِ﴾

”مومن کی فراست (تیز فہمی و دانائی) سے بچو کیونکہ وہ اللہ کے نور کے ساتھ دیکھتا ہے۔“

﴿دنیاوی عیش و عشرت کیلئے مال جمع کرنے والا بے عقل ہے﴾

(89) ﴿الَّذِينَ دَارَ مِنْ لَا دَارَ لَهُ وَعَالٌ مَنْ لَا مَالَ لَهُ وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَا عَقْلَ لَهُ﴾

”دنیا ایسے شخص کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہیں اور ایسے شخص کا مال ہے جس کا کوئی مال نہیں اور اس کے لیے وہی شخص (مال و متاع) جمع کرتا ہے جس میں عقل نہیں۔“

﴿کھانے کے آخر میں پانی پینے کی ممانعت﴾

(90) ﴿لَا تَعْمَلُوا آخِرَ طَعَامِكُمْ مَاءً﴾

”پانی کو اپنے کھانے کی آخری چیز مت بناؤ۔“

﴿دلوں کے زنگ کا علاج﴾

(91) ﴿إِنَّ لِلْقُلُوبِ صَلَاةً كَصَلَاةِ الْحَدِيدِ وَجَلَّاهَا إِلَّا سَتَغْفَارُ﴾

”لوہے کی طرح دل بھی زنگ آلود ہو جاتے ہیں اور ان کا علاج استغفار ہے۔“

(88) [ضعيف - نثره الشريعة للكناني (305/2) الموضوعات للصعابي (74)]

(89) [ضعيف جدا : الأحاديث التي لا أصل لها في الاحياء للسبكي (344) لمكرة

الموضوعات للفتي (174)]

(90) [اس کی کوئی اصل نہیں۔ السلسلة الضعيفة (2096)]

(91) [موضوع : ذخيرة الحفاظ (1978/2) السلسلة الضعيفة (2242)]

جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف

(92) ﴿رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْأَصْغَرِ إِلَى الْجِهَادِ الْأَكْبَرِ﴾

”ہم جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف لوٹے ہیں۔“

بلاوجہ چھوڑے گئے ایک روزے کی قضاء کبھی نہیں دی جاسکتی

(93) ﴿مَنْ أَلْكَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ لَيْسَ غَيْرُ رُخْصَةٍ رَخَّصَهَا اللَّهُ لَهُ، لَمْ يَنْقُضْ صِيَامَ الدَّخْرِ ثَمَلَهُ وَإِنْ صَامَهُ﴾

”جس نے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ کسی رخصت و اجازت کے بغیر رمضان کے کسی دن کا روزہ چھوڑا تو ساری زندگی کے روزے بھی اس کی قضا نہیں بن سکتے اگر وہ یہ روزے رکھ بھی لے۔“

عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا جنت میں داخل ہونے کا انداز

(94) ﴿إِنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ حَبْوًا﴾

”بے شک حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ جنت میں پیٹھ کے بل گھسٹتے ہوئے داخل ہوں گے۔“

طلاق اللہ تعالیٰ کی مغبوض ترین چیز

(95) ﴿أَبْغَضُ الْحَلَالِ إِلَى اللَّهِ الطَّلَاقُ﴾

(92) [اس کی کوئی اصل نہیں۔ الأسرار المرفوعة (211) تذكرة الموضوعات للمعنى (191) شیخ البانی نے اسے منکر کہا ہے۔ المسئلة الضعيفة (478)]

(93) [ضعيف: تنزيه الشريعة (148/2) الترغيب والترهيب (74/2)]

(94) [موضوع: المنار المنيّف لابن القيم (306) الموائد المجموعة للشوکانی (1184)]

”حلال اشیاء میں سے اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسند چیز طلاق ہے۔“

نبی ﷺ کی مدینہ تشریف آوری پر عورتوں اور بچوں کے اشعار

(96) ﴿لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ جَعَلَ النِّسَاءَ وَالصِّبْيَانَ وَالْوَلَدَ

يَقُولُونَ :

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا

أَيُّهَا الْمُبْعُوثُ فِينَا مِنْ نَبَاتِ الْوَدَاعِ

مَا دَعَا لِلَّهِ دَاعٍ جَفَّتْ بِالْأَمْرِ الْمُطَاعِ

”جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو خواتین بچے اور غلام یہ اشعار پڑھنا

شروع ہو گئے:

ہم پر چودہویں کا چاند طلوع ہوا ہے ہم پر شکر واجب ہے۔

اے جنوب کی پہاڑیوں کی جانب سے ہم میں بھیجے جانے والے!

تو ایسا حکم لے کر آیا ہے جس کی اطاعت واجب ہے۔“

حسد نیکوں کو کھا جاتا ہے

(97) ﴿إِنَّمَا كُفِّرَتْ وَالْحَسَدُ فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ

الْحَطَبَ﴾

”حسد سے بچو، کیونکہ حسد نیکوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ

لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔“

(95) [ضعیف : العلل المتنامية لابن العوزي (1056/2) الذخيرة (23/1)]

(96) [ضعیف : احادیث القصاص لابن تيمية (17) تذكرة الموضوعات (196)]

(97) [ضعیف : التاريخ الكبير (272/1) مختصر متن أبي داود للمنذرى (226/7)]

﴿عمر انوں کے ہاتھوں ملنے والی سزا اور حقیقت اللہ کی طرف سے ہوتی ہے﴾

(98) ﴿إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا ، مَالِكُ الْمُلُوكِ ، مَالِكُ الْمُلُوكِ ، قُلُوبُ الْمُلُوكِ فِي يَدِي ، وَإِنَّ الْعِبَادَ إِذَا أَطَاعُونِي حَوَّلْتُ قُلُوبَ مُلُوكِهِمْ عَلَيْهِمْ بِالرَّأْفَةِ وَالرَّحْمَةِ وَإِنَّ الْعِبَادَ إِذَا عَصَوْنِي حَوَّلْتُ قُلُوبَ مُلُوكِهِمْ عَلَيْهِمْ بِالسَّخَطِ وَالنَّقْمَةِ فَتَسَامَوْهُمْ سُوءُ الْعَذَابِ ، فَلَا تَفْخَرُوا أَنْفُسَكُمْ بِالْدُّعَاءِ عَلَى الْمُلُوكِ وَلَكِنْ أَطِيعُوا أَنْفُسَكُمْ بِاللَّذْخِرِ وَالتَّضَرُّعِ أَكْثَفُكُمْ مُلُوكُكُمْ﴾

”بلاشبہ اللہ عزوجل فرماتے ہیں کہ میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود برحق نہیں (میں ہی) بادشاہوں کا مالک ہوں، بادشاہوں کا بادشاہ ہوں، بادشاہوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں اور یقیناً جب بندے میری اطاعت کرتے ہیں تو میں ان کے بادشاہوں کے دل ان پر شفقت و رحمت اور نرمی کے ساتھ پھیر دیتا ہوں (یعنی حکمرانوں کے دل رعایا کے لیے نرم کر دیتا ہوں) اور جب بندے میری نافرمانی کرتے ہیں تو میں ان کے بادشاہوں کے دل ان پر ناراضگی و انتقام کے ساتھ پھیر دیتا ہوں، پھر وہ انہیں (یعنی میرے نافرمانوں کو) برا عذاب چکھاتے ہیں۔ لہذا اپنے نفسوں کو بادشاہوں پر بددعائیں کرنے میں مشغول نہ رکھو بلکہ اپنے آپ کو ذکر و عبادت میں مشغول کرو، میں تمہارے بادشاہوں کو تم (پر ظلم و زیادتی) سے روک دوں گا۔“

﴿لومولود کے کان میں اذان و اقامت﴾

(99) ﴿الْأَذَانُ وَالْإِقَامَةُ فِي أُذُنِ الْمَوْلُودِ﴾

”نو مولود بچے کے کان میں اذان و اقامت کہتا۔“

دانا کی کار زیادہ مستحق کون؟

(100) ﴿الْحِكْمَةُ ضَالَّةٌ كُلُّ حَكِيمٍ فَإِذَا وَجَدَهَا فَهُوَ أَخْوَىٰ بِهَا﴾

”دانا کی ہر حکیم کی گمشدہ چیز ہے جب وہ اسے پالیتا ہے تو وہی اس کا زیادہ مستحق ہوتا ہے۔“

جمع و ترتیب: شیخ احسان بن محمد العسیمی (رحمہ اللہ) (المجلد البانی)

ترجمہ و تقدیم: حافظ عمران ایوب لاہوری (رحمہ اللہ)

(99) [ضعیف جدا: بیان الرعم لا بن القطان (594/4) المحمرو حین لا بن حبان

(128/2) السلسلة الضعيفة (494/1)]

(100) [ضعیف: المتاہیہ لا بن العوزی (96/1) سنن الترمذی (51/5)]

